رمضان المبارک نمبر

دسمبر ۱۹۶۸

مدیر مسئول
ابو العطاء جالندھری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۱۵ شمارہ ۱۲	ماہنامہ الفرقان ربوہ دسمبر سنہ ۱۹۶۸ء	رمضان المبارک ۱۳۸۸ ہجری قمری فتح ۱۳۴۷ ہجری شمسی

رمضان المبارک نمبر

الفرقان کا نیا سال

آئندہ شمارہ سے الفرقان کی انیسویں جلد شروع ہو رہی ہے اور نئے سال کا آغاز ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ نئے سال کے لئے مزید خریدار مہیا فرمائیں اور توسیع اشاعت فنڈ میں اعانت بھی فرماتے رہیں تا طالبان حق اور لائبریریوں میں الفرقان جاری کیا جائے۔

جزاکم اللہ خیراً ——— مینجر

ضروری اعلان

رسالہ کی قیمت میں اضافہ اور صفحات کی زیادتی کے بارے میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ فی الحال موجودہ طریق ہی جاری رہے۔

——— سالانہ چندہ ———

پاکستان .... چھ روپے پیشگی

بھارت .... آٹھ روپے بھارتی

جو الحاج قریشی عطاء الرحمٰن صاحب قادیان کے نام بھجوائے جائیں۔

دیگر ممالک۔ بحری ڈاک تیرہ شلنگ یا بارہ روپے

ہوائی ڈاک سے ایک پاؤنڈ زائد۔

ترتیب

اداریہ

موجودہ مسیحیت اور روزہ

(۱)

انیس سو برس [۱۹۰۰] گزرے کہ سرزمین فلسطین میں یہود کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تھا۔ انہوں نے اس سرکش اور متمرد قوم میں سے پاک دل حواریوں کی ایک جماعت اپنے اردگرد جمع کی اور انہیں اپنی تربیت اور پاکیزہ صحبت سے آسمانِ روحانیت کے درخشندہ ستارے بنا دیا۔ انجیلی بیانات خواہ کچھ کہیں مگر قرآن مجید حواریوں کی اعلیٰ روحانی زندگی کا اعلان فرماتا ہے۔ انہیں شرفِ مکالمہ الٰہیہ سے مشرف قرار دیتا ہے۔

اوّلین مسیحیوں کو اپنے دشمنوں کی طرف سے سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ جلاوطنی اور روزمرہ کی تلخیوں نے ان کی زندگی اجیرن کر دی تھی۔ ان حالات میں اناجیل کی تعلیمات کا کچھ رنگ بدل گیا۔ پھر جب نئے عناصر اس مذہب میں شامل ہوئے اور اس کا دائرہ حضرت مسیح کی اصلی تعلیم کے برخلاف جب غیر اسرائیلیوں تک وسیع کر دیا گیا تو مسیحیت کی عبادات بلکہ بنیادی عقائد تک میں تبدیلی واقع ہو گئی۔

روزہ کی پاکیزہ اور مقدس عبادت فی الجملہ تمام مذاہب میں پائی جاتی ہے۔ حواریوں کو بھی حضرت مسیح نے یہی تعلیم دی تھی کہ توراۃ کے احکام کے مطابق زندگی بسر کریں اور وہ یقیناً ایسا ہی کرتے تھے۔ وہ صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے اور تقویٰ کی زندگی گزارتے تھے۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ بعض حوارکی ایک شخص کی امراضِ روحانیہ کو دور نہ کر سکے۔ انہوں نے علیحدگی میں حضرت مسیح سے دریافت کیا کہ ہم اس جن کو کیوں نہ نکال سکے؟ تو حضرت مسیح نے جواب میں فرمایا:-

"ھذا الجنس لا یمکن ان یخرج بشیءٍ الّا بالصلوٰۃ والصوم"

کہ یہ قسم بجز خاص نمازوں، دعاؤں اور روزوں کے نہیں نکل سکتی۔" حضرت مسیح کا یہ جواب بتلاتا ہے کہ وہ ہر وقت نماز اور روزہ کی اہمیت اپنے شاگردوں کے ذہن نشین کرتے رہتے تھے اور انہیں سنوار کر ادا کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔

پادری صاحبان نے جب شریعتِ الٰہیہ سے سرکشی کی پالیسی اختیار کی تو انہوں نے اناجیل کے بیانات کی شکل بھی تبدیل کر دی۔ ایک واضح مثال یہ ہے کہ مندرجہ بالا قول عربی بائیبل میں تو انجیل متی ۱۷/۲۱، انجیل مرقس ۹/۲۹ میں موجود ہے لیکن اردو کی منتخب بائیبل میں سے اسے نکال دیا گیا ہے۔ انجیل متی باب سترہ کی اکیسویں آیت بالکل ہی حذف کر دی گئی نمبر بھی اڑا دیا گیا ہے۔ اور انجیل مرقس ۹/۲۹ کے الفاظ یوں کر دیئے گئے ہیں:

"یہ قسم دعا کے سوا کسی طرح نہیں نکل سکتی"

گویا روزہ کا ذکر سرے سے اڑا دیا گیا۔

(۲)

اسی پر بس نہیں کی گئی بلکہ دوسری جگہ روزہ رکھنے کو ماتم کرنا قرار دے دیا گیا۔ موجودہ اناجیل کا ایک بیان ملاحظہ فرمائیے لکھا ہے:-

"اس وقت یوحنا کے شاگردوں نے اسکے پاس آکر کہا کیا سبب ہے کہ ہم اور فریسی تو اکثر روزہ رکھتے ہیں اور تیرے شاگرد روزہ نہیں رکھتے؟ یسوع نے ان سے کہا۔ کیا براتی جب تک دولہا ان کے ساتھ ہے ماتم کر سکتے ہیں؟" (متی ۹/۱۴-۱۵)

ہر وہ شخص جو حضرت مسیح کی اعلیٰ درجہ کی پارسائی کو جانتا ہے اور ان کی تعلیم کی حقیقی روح سے واقف ہے فوراً کہہ دیگا کہ یہ جواب حضرت مسیح کا نہیں ہو سکتا یہ یقیناً بعد کی تحریف ہے۔ ورنہ روزہ کو ماتم قرار دینا روحانیت سے سراسر نابلد ہونے کی دلیل ہے۔ کیا خدا کی محبت میں بھوکا پیاسا رہنا اور اسکی تلاش اور قرب کے لئے اپنے آپکو کھو دینا ماتم ہے؟ اگر یہ ماتم ہے تو یہ ہزار شادی سے بہتر ہے۔ روزہ تو عاشقوں کے لئے ایک روحانی غذا ہے اپنے محبوب حقیقی کو ملنے کا ایک قریب ترین راستہ ہے۔ ہمیشہ سے عشاق حق اس راہ کو اختیار کرتے رہے ہیں انہیں اس بھوک پیاس سے وہ روحانی سیری حاصل ہو جاتی ہے کہ ان کی حالت کیف ناقابل بیان ہوتی ہے۔ ہم ایک لمحہ کے لئے بھی تصور نہیں کر سکتے کہ حضرت مسیح ایسا روحانی برگزیدہ انسان روزہ کا نام ماتم رکھ سکتا ہے! یہ تحریف محض عیسائی پادریوں کی بے عملی کا نتیجہ ہی قرار دی جا سکتی ہے۔

(۳)

ہم دیکھتے ہیں کہ صلحاء و ابرار کے طریق پر حضرت مسیح نے بھی ابتلاء میں انوار آسمانی کے جذب کرنے کیلئے راہ خدا میں چالیس دن تک روزے رکھے تھے۔ اس روحانی مجاہدہ کو انجیل نویسوں نے منفرد طریق پر مسخ شدہ صورت میں پیش کیا ہے۔ لکھا ہے:۔

(۱) "اسوقت روح یسوع کو جنگل میں لے گیا تا کہ ابلیس سے آزمایا جائے اور چالیس دن اور چالیس رات فاقہ کر کے آخر کو اسے بھوک لگی۔" (متی ۴/۱-۲)

(۲) "فی الفور روح نے اسے بیابان میں بھیج دیا اور وہ بیابان میں چالیس دن تک شیطان سے آزمایا گیا اور جنگلی جانوروں کے ساتھ رہا کیا اور فرشتے اسکی خدمت کرتے رہے۔" (مرقس ۱/۱۲-۱۳)

(۳) "پھر یسوع روح القدس سے بھرا ہوا یردن سے لوٹا اور چالیس دن تک روح کی ہدایت سے بیابان میں پھرتا رہا اور ابلیس اسے آزماتا رہا۔ ان دنوں میں اس نے کچھ نہ کھایا اور جب وہ دن پورے ہو گئے تو اسے بھوک لگی۔" (لوقا ۴/۱-۲)

ہم ان بیانات پر کسی تبصرہ کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے ان کا اسلوب بیان اور باہمی اختلافات ہی انکی حقیقت کو واضح کر رہا ہے۔ بہرحال یہ قدر مشترک اور ثابت ہے کہ حضرت مسیح نے شروع دعویٰ نبوت میں جنگل میں چالیس دن کے روزے رکھے تھے پس ایسا برگزیدہ انسان روزہ کو ماتم قرار نہیں دے سکتا۔ یہ تبدیلی بعد کے لوگوں کی اختراع ہے۔

ماحصل کلام یہ ہے کہ موجودہ عیسائیت کا روزہ کے بارے میں نظریہ حضرت مسیح علیہ السلام کی عملی روحانی زندگی سے تطابق نہیں رکھتا۔ روزہ تمام ادیان کی متفقہ تعلیم کے مطابق قرب الٰہی پانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ روزہ سے انسان کو نئی روحانی زندگی ملتی ہے۔ اسلامی روزہ تو انسان کو خاص مقرب بارگاہ ایزدی بنا دیتا ہے۔ اسکی دعائیں بکثرت سنی جاتی ہیں اور اس پر انوار و برکات سماویہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان برکات سے حصہ وافر عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین ✦

روزوں کا قرآنی حکم

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :-

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ
فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ
وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ
فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ
فَلْیَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا
اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ
اَیَّامٍ اُخَرَ یُرِیْدُ اللّٰهُ
بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ
بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا
الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ
عَلٰی مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ۝ (بقرہ ع ۲۳)

ترجمہ۔ رمضان کا مہینہ وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں قرآن مجید کا نزول ہوا جو سب لوگوں کے لئے احکام شریعت پر مشتمل ہے ان کے لئے ہدایت ہے اور احکام ہدایت کے دلائل اور حکمتوں پر حاوی ہے جو حق و باطل میں امتیاز کر دینے والے واضح بیانات ہیں پس تم میں سے جو شخص اس مہینہ میں حاضر ہو یعنی بیمار اور مسافر نہ ہو اس کا فرض ہے کہ اس ماہ کے روزے رکھے۔ ہاں جو اس ماہ میں بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو وہ (روزے نہ رکھے بلکہ) دوسرے ایام میں تعداد کو پورا کرلے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے پوری سہولت چاہتا ہے تم پر غیر معمولی مشقت نہیں ڈالنا چاہتا تاکہ تم گنتی پوری کر سکو اور اللہ تعالیٰ کی کامل اور قابلِ عمل ہدایت پر اس کی کبریائی بیان کرو نیز اسلئے کہ تم اس کے شکر گزار بندے بنو۔"

اِس آیتِ کریمہ میں مسلمانوں کا فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ رمضان المبارک کے دنوں میں روزے رکھیں۔ اسلامی روزہ یہ ہے کہ صبحِ صادق سے لیکر غروبِ آفتاب تک بالغ مسلمان کھانے پینے اور ازدواجی تعلقات سے کلیتًہ اجتناب اختیار کریں۔ دن بھر نیکی، تقویٰ اور ذکرِ الٰہی میں اپنے اوقات گزاریں۔

یہ روزہ انسان کے تزکیۂ نفس اور اس میں

اعلیٰ اخلاق و کردار پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ رمضان المبارک قمری مہینہ ہے جو تمام موسموں میں چکر لگاتا ہے کیونکہ قمری سال میں ہر سال دس دن کا فرق پڑ جاتا ہے۔ اس طرح بلوغت کے بعد چھتیس ۳۶ سال کی عمر پا لینے والے مومن کو سال کے ہر موسم میں روزہ رکھنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔

آیت میں رمضان کی فضیلت کو اس طرح واضح کیا گیا ہے کہ اس میں قرآن مجید کا نزول ہوا۔ ایسی عظیم اور جامع اور ابدی شریعت جن دنوں میں نازل ہوئی ہے ان کے بابرکت ہونے میں کیا شبہ ہے۔

نزولِ قرآن مجید کے یہ معنے ہیں کہ آغازِ نزول رمضان المبارک میں ہوا۔ یہ معنے بھی ہیں کہ قرآن مجید میں رمضان المبارک کی فضیلت کا تذکرہ ہے۔ یہ مطلب بھی ہے کہ رمضان کی شدّتِ تپش یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے دلسوزی اس کے نزول کا باعث ہوئی ہے اور آج بھی اس رنگ کو اختیار کرنے والے شرفِ مکالمہ الٰہیہ سے مشرف ہوں گے۔

اس آیت میں قرآن کریم کے تین خاص اوصاف کا ذکر فرمایا ہے۔ اوّل یہ کہ وہ تمام بنی نوع انسان کے لئے ہدایت ہے، جامع شریعت ہے۔ اس کے واضح احکام ہر شخص کے لئے قابلِ فہم اور قابلِ عمل ہیں۔ دوم قرآن مجید نے اپنے احکام کی حکمت اور ان کا فلسفہ بھی بیان فرما دیا ہے تاکہ انسان کو عمل کے لئے پورا انشراح حاصل ہو۔ وہ شریعت کو چٹی نہ سمجھے۔ قرآن مجید کا کوئی حکم ایسا نہیں ہے جس کی حکمت اور فائدہ اس نے خود واضح نہ فرما دیا ہو۔ سوم قرآن مجید نے موازنہ کر کے اسلامی احکام کی فوقیت بیان کر دی ہے اور ان احکام پر عمل پیرا ہونے والے لوگوں کے لئے اسی دنیا میں فرقان دینے کا وعدہ فرمایا ہے جس سے اہلِ حق اور اہلِ باطل میں کھلا کھلا فیصلہ ہو جاتا ہے۔

ایسی جامع شریعت کا نزول رمضان المبارک میں ہوا۔ اسلئے ہر بالغ مسلمان مرد اور عورت کا فرض ہے کہ اس ماہ کے روزے رکھے۔

اس آیت میں بیمار اور مسافر کو یہ سہولت دیدی گئی ہے کہ وہ ان ایام کی بجائے دوسرے دنوں میں روزے رکھ کر گنتی پوری کر لیں یعنی جب بیمار کو صحت حاصل ہو اور جب مسافر سفر سے لوٹے تو فوت شدہ ایام رمضان کے روزوں کی بجائے دوسرے ایام میں اتنے روزے رکھیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائیں +

مؤذن سے

مؤذن کیا بگڑتا تھا تر اگر یوں ہی کہہ دیتا
اِدھر حیّ علی الماءِ اُدھر حیّ علی الشاءِ

حسن رہتاسی مرحوم

احادیثِ نبویہ میں رمضان شریف اور اسکے مسائل کا ذکر

رمضان المبارک کے روزے اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہیں۔ قرآن مجید میں اس مہینے کے روزے فرض کئے گئے ہیں۔ مومنوں کا فرض ہے کہ اس ماہ کے روزے رکھیں۔ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اُسوۂ حسنہ سے اور اپنے ارشادات مبارکہ سے روزے رکھ کر اور رمضان کی برکات اور مسائل کا ذکر فرما کر اُمتِ محمدیہ کی رہنمائی فرمائی ہے اس سلسلہ میں احادیث کا بہت بڑا مجموعہ ہے۔ ہم ذیل میں مسائل رمضان کی مناسبت سے متعلقہ احادیث مع ترجمہ درج کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اِس رمضان کو بھی تمام اہلِ ایمان کے لئے خاص رحمتوں، فضلوں اور برکتوں کا مہینہ بنائے۔ آمین ——— ایڈیٹر

فضائلِ رمضان پر خطبۂ نبویؐ

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِّنْ شَعْبَانَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهُ فَرِيْضَةً وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِذُنُوْبِهِ وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْتَقِصَ مِنْ اَجْرِهِ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ اَوْ تَمْرَةٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ مَاءٍ وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ

مِنْ حَوْضِیْ شَرْبَةً لَا یَظْمَأُ حَتّٰی یَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَ أَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَ آخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ وَ مَنْ خَفَّفَ عَنْ مَّمْلُوْکِهٖ فِیْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَ أَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ۔ (مشکوٰۃ)

ترجمہ۔ حضرت سلمان فارسیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہِ شعبان کے آخری روز خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضرتؐ نے فرمایا اے لوگو! کل تم پر ایک بڑا عظمت والا مہینہ چڑھنے والا ہے وہ بابرکت مہینہ ہے۔ اس مہینہ میں ایک ایسی رات بھی ہے جو ہزار مہینہ سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کے روزے فرض قرار دیئے ہیں اور اس کی راتوں میں قیام (تہجد) کو خاص نفلی عبادت قرار دیا ہے۔ جو شخص اس مہینے میں کوئی نفلی نیکی بجا لاتا ہے تاکہ اسے قربِ الٰہی نصیب ہو اس نے گویا دوسرے مہینوں میں فرض ادا کر دیا ہے اور جو شخص اس مہینہ میں فرض ادا کرتا ہے اس نے گویا کہ ستر سال کے فرائض ادا کر دیئے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا اجر جنت ہے۔ یہ باہمی ہمدردی کا ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کے رزق میں زیادتی کی جاتی ہے۔ جو شخص اس ماہ میں کسی روزہ دار کی افطاری کرواتا ہے اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور اس کی گردن جہنم سے آزاد ہو جاتی ہے اور اُسے روزہ دار ہی کی طرح ثواب ملتا ہے بلا روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہر ایک شخص کو یہ توفیق کہاں کہ وہ روزہ دار کی افطاری کرا سکے حضورؐ نے فرمایا یہ ثواب تو اللہ تعالیٰ ہر اُس شخص کو دیتا ہے جو کسی روزہ دار کی افطاری دودھ کے گھونٹ سے یا کھجور سے یا پانی کے گھونٹ سے کرواتا ہے۔ ہاں جو روزہ دار کو پوری طرح سیر کرتا ہے اس کو تو اللہ تعالیٰ میرے حوضِ کوثر سے ایسا پانی پلائے گا کہ اسے جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہ لگے گی۔ حضورؐ نے فرمایا یہ ایسا مہینہ ہے جس کا پہلا حصہ رحمت، درمیانی مغفرت اور آخری حصہ جہنم سے آزادی ہے۔ اس مہینہ میں جو شخص اپنے غلام یا خادم کے کام میں تخفیف کریگا اللہ تعالیٰ اسے بخشش عطا فرمائے گا اور جہنم سے آزادی بخشے گا۔

رمضان المبارک کی اہمیت

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَ فِیْ رِوَایَةٍ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَ غُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَ سُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَ فِیْ رِوَایَةٍ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان آ جاتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں

جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں، شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے وا ہو جاتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ رُخْصَةٍ وَّلَا مَرَضٍ لَمْ یَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَاِنْ صَامَهٗ (الترمذی)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شرعی اجازت یا بیماری کے بغیر روزہ ترک کر دیتا ہے پھر اگر وہ زمانہ بھر بھی روزے رکھے تو اس کی قضاء نہیں ہو سکتی۔

روزے اور قرآن کریم شفاعت کرینگے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّیَامُ وَالْقُرْاٰنُ یُشَفِّعَانِ لِلْعَبْدِ یَقُوْلُ الصِّیَامُ اَیْ رَبِّ اِنِّیْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ وَیَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ فَیُشَفَّعَانِ (البیہقی)

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ اور قرآن مجید کی شفاعت مومن کے بارے میں قبول کی جائے گی۔ روزہ کہے گا اے میرے رب! میں نے اس مومن کو کھانے اور شہوات سے دن کے وقت روکے رکھا تو اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ قرآن مجید کہے گا میں نے رات کے وقت اسے نیند سے باز رکھا اس کے بارے میں میری سفارش منظور فرما۔ پس ان دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔

ایام رمضان میں آنحضرت کی خصوصی سخاوت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَیْرِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا یَكُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ كَانَ جِبْرِیْلُ یَلْقَاهُ كُلَّ لَیْلَةٍ فِیْ رَمَضَانَ یَعْرِضُ عَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِیَهٗ جِبْرِیْلُ كَانَ اَجْوَدَ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَةِ۔ (بخاری)

ترجمہ۔ حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جُود و سخا میں عام دنوں میں بھی دوسروں سے بڑھ کر تھے البتہ رمضان میں جب جبرئیلؑ کی آپؐ سے ملاقات ہوتی تھی تو آپؐ کی سخاوت بہت بڑھ جاتی تھی۔ آنحضرتؐ جب جبرئیلؑ پر رمضان کی راتوں میں قرآن کریم پیش کرتے تو آپؐ بادلوں والی ہوا سے بھی تیز تر ہوتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ

رَمَضَانَ أَطْلَقَ كُلَّ أَسِيْرٍ وَّ أَعْطٰى كُلَّ سَائِلٍ۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

ترجمہ۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب رمضان کا مہینہ آتا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب قیدیوں کو رہا کر دیتے اور ہر سائل کو بخشش سے نوازتے۔

رمضان کے لئے رؤیتِ ہلال کا اہتمام

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهٖ ثُمَّ يَصُوْمُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ۔ (ابوداؤد)

ترجمہ۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ شعبان کے بارے میں باقی مہینوں کی نسبت خاص اہتمام فرماتے تھے۔ رمضان کا چاند دیکھ کر روزے رکھا کرتے تھے۔ اگر بادل وغیرہ ہوتے تو حضورؐ شعبان کے تیس دن پورے فرماتے تو پھر روزہ رکھتے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ (مسلم)

ترجمہ۔ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک رمضان کا چاند نظر نہ آئے روزے شروع نہ کرو اور رمضان کو ختم سمجھ کر روزے ترک نہ کرو جب تک نیا چاند دکھائی نہ دے۔ اگر بادل ہوں تو اندازہ کرلو یعنی تیس دن پورے کرکے نئے مہینے کا آغاز سمجھو۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَاءَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ رَأَيْتُهٗ فَصَامَ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهٖ۔ (الدارمی)

ترجمہ۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ لوگ چاند دیکھ رہے تھے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی کہ میں نے چاند دیکھ لیا ہے۔ حضور علیہ السلام نے اس بنا پر خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

روزہ کی نیّت وعزم

عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهٗ (الترمذی)

ترجمہ۔ حضرت حفصہؓ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص فجر سے پہلے روزہ کا عزم نہ کرے اس کا روزہ نہیں ہوتا۔

سحری کا حکم

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ

فِی السَّحُوْرِ بَرَکَۃً ۔ (البخاری)

ترجمہ:حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سحری ضرور کھایا کرو۔ سحری میں بڑی برکت ہے۔

سحری اور اذان

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ اَحَدُکُمْ وَالْاِنَاءُ فِیْ یَدِہٖ فَلَا یَضَعْہُ حَتّٰی یَقْضِیَ حَاجَتَہٗ مِنْہُ (ابوداؤد)

ترجمہ:حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب سحری کے آخری وقت انسان کے ہاتھ میں کھانے یا پینے کا برتن ہو اور مؤذن کی اذان اس کے کان میں پڑجائے تو اسے اپنی ضرورت پوری کر کے برتن رکھنا چاہیئے۔

سحری کے وقت دعوت

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَۃَ قَالَ دَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی السَّحُوْرِ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَ ھَلُمَّ اِلَی الْغَدَاءِ الْمُبَارَکِ ۔ (ابوداؤد)

ترجمہ:حضرت ابن ساریہؓ فرماتے ہیں کہ رمضان میں ایک دن سحری کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سحری کھانے کی دعوت دی اور فرمایا کہ مبارک کھانے کے لئے آؤ۔

روزہ کی حالت میں سرمہ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْتَکَیْتُ عَیْنِیْ اَفَاَکْتَحِلُ وَاَنَا صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ۔ (الترمذی)

ترجمہ:حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میری آنکھ میں درد ہے کیا میں روزہ دار ہوتے سرمہ لگا سکتا ہوں؟ حضورؐ نے فرمایا کہ ہاں۔

روزہ میں مسواک

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَالَا اُحْصِیْ یَتَسَوَّکُ وَھُوَ صَائِمٌ (الترمذی)

ترجمہ:حضرت عامرؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بے شمار مرتبہ روزہ دار ہونے کی صورت میں مسواک کرتے دیکھا ہے۔

روزہ دار کا بھول کر کھانا یا پینا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ وَھُوَ صَائِمٌ فَاَکَلَ اَوْشَرِبَ فَلْیُتِمَّ صَوْمَہٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَہُ اللّٰہُ وَسَقَاہُ (بخاری و مسلم)

ترجمہ:حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو روزہ دار بھول کر کھا لے
یا پی لے اسے اپنا روزہ پورا کرنا چاہیئے اس کا روزہ
نہیں ٹوٹا۔ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا پلایا ہے۔

جھوٹ بولنے والے کا روزہ نہیں ہوتا

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ
الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ
فِيْ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ (البخاری)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص
روزہ رکھ کر بھی جھوٹ بولنا ترک نہیں کرتا اور
جھوٹ پر عمل پیرا ہونا نہیں چھوڑتا اللہ تعالےٰ کو
ہرگز ضرورت نہیں کہ وہ شخص یونہی روزہ کے نام
پر اپنا کھانا اور پینا چھوڑے۔

گرمی یا پیاس سے سر پر پانی ڈالنا

عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ يَصُبُّ
عَلٰى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ
أَوْ مِنَ الْحَرِّ (رواہ مالک)

ترجمہ۔ ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ میں نے
عرج مقام پر دیکھا تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
روزہ دار ہوتے ہوئے پیاس یا گرمی کی وجہ سے
اپنے سر پر پانی بہا رہے تھے۔

روزہ کی حالت میں ازدواجی تعلقات قائم کرنے کا کفارہ

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ
جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ
قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰى امْرَأَتِيْ وَأَنَا صَائِمٌ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ
فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ
مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَجِدُ
إِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ
اِجْلِسْ وَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ
وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ أَيْنَ
السَّائِلُ قَالَ أَنَا قَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ
بِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ أَعَلٰى أَفْقَرَ مِنِّيْ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا
يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ
أَهْلِ بَيْتِيْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهٗ ثُمَّ
قَالَ أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ (البخاری)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ
ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے ہوئے

تھے اچانک ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں تو ہلاک ہو گیا ہوں۔ فرمایا تمہیں کیا ہوا ہے؟ عرض کیا کہ روزہ دار ہو کر میں نے اپنی بیوی سے مجامعت کرلی ہے۔ فرمایا کیا تم غلام آزاد کر سکتے ہو۔ اس نے کہا کہ نہیں۔ پھر حضورؐ نے پوچھا کہ کیا تم دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو۔ اس نے عرض کیا کہ نہیں۔ پھر حضورؐ نے فرمایا کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو۔ کہنے لگا کہ نہیں۔ حضورؐ نے فرمایا اچھا بیٹھو۔ راوی کہتے ہیں کہ اسی اثناء میں حضورؐ کے پاس کھجوروں سے بھری ہوئی ٹوکری بطور ہدیہ آئی۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا وہ مسئلہ پوچھنے والا کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ میں موجود ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ یہ ٹوکری لیجاؤ اور اسے صدقہ کر دو۔ وہ شخص کہنے لگا کہ اسے رسول خدا! کیا اس شخص کو صدقہ دیا جائے جو مجھ سے بھی غریب اور محتاج ہو؟ بخدا اس وادی میں تو میرے گھر سے زیادہ غریب اور حاجتمند اور کوئی نہیں۔
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی یہ بات سنکر قہقہہ مار کر ہنسے۔ آپؐ کی داڑھیں نظر آ رہی تھیں اور پھر فرمایا کہ اچھا اپنے اہل وعیال کو ہی کھلا دو۔

افطاری کا وقت

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ مِنْ ھٰھُنَا وَاَدْبَرَ النَّھَارُ مِنْ ھٰھُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ (البخاری)

ترجمہ: حضرت عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات اس طرف (جانب مشرق) سے آ جائے اور دن اس طرف (جانب مغرب) سے چلا جائے اور سورج کی ٹکیہ نظروں سے اوجھل ہو جائے تو روزہ دار کے افطار کرنے کا وقت ہو گیا۔

بروقت جلد افطاری کرنے کی تاکید

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ الدِّیْنُ ظَاھِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِاَنَّ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی یُؤَخِّرُوْنَ (ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین اسلام اس وقت تک غالب رہے گا جب تک مسلمان بروقت افطار کرنے میں جلدی کیا کریں گے کیونکہ یہود ونصاریٰ افطار میں بلا وجہ دیر کرتے ہیں۔

روزہ افطار کرنے کی دعا

عَنْ مُعَاذِ بْنِ زُھْرَۃَ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔

(ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی افطاری کے وقت یہ دعا

پڑھا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ کہ اے اللہ! میں نے تیری خاطر دن بھر روزہ رکھا اور اب تیرے رزق پر ہی افطار کرتا ہوں۔

افطاری کس چیز سے مستحب ہے

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیُفْطِرْ عَلٰی تَمْرٍ فَاِنَّہٗ بَرَکَۃٌ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیُفْطِرْ عَلٰی مَاءٍ فَاِنَّہٗ طَھُوْرٌ۔ (الترمذی)

ترجمہ۔ حضرت سلمانؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان روزہ افطار کرنے لگے تو اسے کھجور سے روزہ کھولنا چاہئے۔ اس میں بڑی برکت ہے۔ اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے روزہ کھول دے وہ بھی پاکیزگی بخش ہے۔

روزہ افطار کرانے کا ثواب

عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَوْ جَھَّزَ غَازِیًا فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ (البیہقی)

ترجمہ۔ حضرت زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزہ دار کا روزہ کھلوائے یا مجاہد کو سامانِ جہاد تیار کر کے دے اس کو اسی کے مانند ثواب ملے گا۔

جلد افطار کرنا سنتِ نبویؐ ہے

عَنْ اَبِیْ عَطِیَّۃَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰی عَائِشَۃَ فَقُلْنَا یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَدُھُمَا یُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَیُعَجِّلُ الصَّلٰوۃَ وَالْاٰخَرُ یُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَیُؤَخِّرُ الصَّلٰوۃَ قَالَتْ اَیُّھُمَا یُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَیُعَجِّلُ الصَّلٰوۃَ قُلْنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ ھٰکَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ مُوْسٰی۔ (مسلم)

ترجمہ۔ حضرت ابوعطیہ کہتے ہیں کہ میں اور مسروق حضرت عائشہؓ کے پاس گئے اور عرض کیا کہ اے حضرت ام المومنین! آنحضرتؐ کے دو صحابی ہیں ایک جلدی افطار کرتا ہے اور جلد نماز مغرب پڑھ لیتا ہے اور دوسرا ذرا دیر سے افطار کرتا ہے اور نماز بھی تاخیر سے پڑھتا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ جلدی کرنے والا کون ہے۔ ہم نے کہا وہ حضرت ابن مسعودؓ ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔ دوسرے صحابی حضرت ابوموسیٰؓ تھے۔

مسافر اور مرضعہ و حبلی کے روزوں کا مسئلہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْکَعْبِیِّ قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ وَالْحُبْلٰى (الترمذی)

ترجمہ۔ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدھی نماز معاف کر دی ہے وہ قصر کرے گا۔ مسافر مرد و عورت اور دودھ پلانے والی عورت نیز حاملہ سے اس حالت میں روزے ملتوی فرما دیئے ہیں۔

سفر میں روزہ رکھنا مناسب نہیں

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَرَاٰى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ۔ (بخاری ومسلم)

ترجمہ۔ حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں دیکھا کہ بہت اژدحام ہے اور ایک شخص پر سایہ کیا ہوا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ روزہ دار ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ فَسَقَطَ الصَّوَّامُوْنَ وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ وَضَرَبُوا الْاَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ۔ (بخاری ومسلم)

ترجمہ۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ہم حضورؐ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا ہوا تھا اور بعض بے روزہ تھے۔ ہم ایک جگہ اُترے سخت گرمی کا دن تھا۔ روزہ دار تو جاتے ہی لیٹ گئے مگر بے روزہ لوگ اُٹھے۔ انہوں نے خیمے لگائے اور اونٹوں وغیرہ کو پانی پلایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج تو بے روزہ اجر و ثواب لے گئے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلٰى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهٗ إِلٰى يَدِهٖ لِيَرَاهُ النَّاسُ فَأَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ الحدیث (البخاری)

ترجمہ۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے مکہ کے لئے روانہ ہوئے۔ حضورؐ روزہ دار تھے۔ عسفان کے مقام پر پہنچ کر حضورؐ نے پانی منگوایا اور بلند کر کے سب لوگوں کے سامنے پیا اور روزہ کھول دیا۔ یہ

واقعہ رمضان میں ہوا۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَائِمُ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ۔ (ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت عبد الرحمٰن بن عوف روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان میں سفر میں روزہ دار اسی طرح ہے جس طرح حضر کی صورت میں افطار کرنے والا۔

آخری عشرہ میں خاص اہتمام

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيٰى لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ (مسلم)

ترجمہ۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کمر کس لیتے تھے اور ساری ساری رات بیدار رہتے اور اپنے اہل و عیال کو بھی تہجد کے لئے جگاتے۔

لیلۃ القدر آخری عشرہ کی طاق راتوں میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔ (البخاری)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لیلۃ القدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں سے طاق راتوں میں تلاش کیا کرو۔

لیلۃ القدر کی دعا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُوْلُ فِيْهَا قَالَ قُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ۔ (احمد)

ترجمہ۔ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر مجھے پتہ لگ جائے کہ لیلۃ القدر کونسی رات ہے تو میں اس رات کیا دعا کروں؟ حضورؐ نے فرمایا کہ یہ دعا کریں اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ کہ اے خدا تو بہت بخشنے والا ہے اور بخشنا تجھے بہت پسند ہے تو مجھے بھی بخش۔

اعتکاف سنتِ نبوی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ

اَزْوَاجُہٗ مِنْ بَعْدِہٖ ۔ (البخاری)

ترجمہ۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں زندگی بھر اعتکاف فرمایا کرتے تھے حضورؐ کے بعد آپؐ کی ازواج مطہرات نے بھی اعتکاف کیا ہے۔

اعتکاف میں مسجد میں رہنا لازمی ہے

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَکَفَ اَدْنٰی اِلَیَّ رَاْسَہٗ وَھُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُہٗ وَکَانَ لَا یَدْخُلُ الْبَیْتَ اِلَّا لِحَاجَۃِ الْاِنْسَانِ ۔ (مسلم)

ترجمہ۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ اعتکاف کی صورت میں حضورؐ مسجد سے کھڑکی کے راستہ اپنا سر میری طرف کر دیتے تھے میں حضورؐ کے سر میں کنگھی کر دیا کرتی تھی۔ حضورؐ سوائے ضروریاتِ انسانی کے گھر میں داخل نہیں ہوا کرتے تھے۔

مقام اعتکاف میں داخل ہونے کا مسنون وقت

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّعْتَکِفَ صَلَّی الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِیْ مُعْتَکَفِہٖ (ابوداؤد)

ترجمہ۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو نماز فجر پڑھ کر اپنی مقررہ جائے اعتکاف میں تشریف لے جاتے۔

اعتکاف اور عیادت مریض

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُ الْمَرِیْضَ وَھُوَ مُعْتَکِفٌ فَیَمُرُّ کَمَا ھُوَ فَلَا یُعَرِّجُ یَسْئَلُ عَنْہُ ۔ (ابوداؤد)

ترجمہ۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ اعتکاف کی صورت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم راہ چلتے چلتے بیمار کی عیادت فرمایا کرتے تھے۔ راستہ سے مڑ کر بیمار کو پوچھنے کے لئے نہ جاتے تھے۔

اعتکاف کے لئے بستر یا تخت پوش

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا اعْتَکَفَ طُرِحَ لَہٗ فِرَاشُہٗ اَوْ یُوْضَعُ لَہٗ سَرِیْرُہٗ وَرَاءَ اُسْطُوَانَۃِ التَّوْبَۃِ ۔ (ابن ماجہ)

ترجمہ۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو آپؐ کے لئے مسجد نبوی میں توبہ کے ستون کے پیچھے بستر بچھا دیا جاتا یا تخت پوش رکھ دیا جاتا۔

خلاصہ۔ رمضان المبارک کے بارے میں یہ احادیث کا اختصار ہے۔ ان احادیث سے بہت سے مسائل کا استنباط کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں قارئین کو رمضان کی برکات سے متمتع فرمائے۔ آمین ✦

روزوں کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات

(۱)

ماہِ رمضان تنویرِ قلب کا ذریعہ ہے

"شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ سے ماہِ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے صوفیوں نے اِس مہینے کو تنویرِ قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے۔ اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز سے تزکیۂ نفس اور روزہ سے تجلّیٔ قلب ہوتی ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفسِ امّارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلّیٔ قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے۔ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ میں یہی اشارہ ہے۔ بے شک روزہ کا اجر عظیم ہے مگر امراض اور اعراض اس نعمت سے انسان کو محروم کر دیتے ہیں۔"

(الحکم ۱۰ر دسمبر ۱۹۰۲ء)

(۲)

روزوں سے تزکیۂ نفس ہوتا ہے

"کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیۂ نفس کے واسطے ضروری ہے۔ اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے۔ انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا ـــــ بالکل ابدی زندگی کا خیال چھوڑ دینا اپنے اُوپر قہرِ الٰہی نازل کرنا ہے۔ مگر روزہ دار کو خیال رکھنا چاہیئے کہ روزے سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتّل الی اللہ حاصل کرنا چاہیئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے اور اس سے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں۔ خدا سے فتح یاب ہونا چاہو کہ تمام دروازے اس کی توفیق سے کھلتے ہیں۔"

(بدر ۱۸ر جنوری ۱۹۰۷ء)

(۳)

رمضان کی وجہ تسمیہ

"رَمَض سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینے میں آیا اسلئے رمضان کہلایا میرے نزدیک یہ صحیح نہیں کیونکہ عرب کے لئے یہ خصوصیت نہیں ہوسکتی۔ روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہوجاتے ہیں" (الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۱ء)

(۴)

غیر معمولی مشقت والوں کے لئے حکم

بعض اوقات رمضان ایسے موسم میں آتا ہے کہ کاشتکاروں سے جبکہ کام کی کثرت مثل تخم ریزی و درودگی ہوتی ہے۔ ایسے ہی مزدوروں سے جن کا گزارہ مزدوری پر ہوتا ہے روزہ نہیں رکھا جاتا ان کی نسبت کیا ارشاد ہے؟ فرمایا" الاعمال بالنیات۔ یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں۔ ہر شخص تقویٰ و طہارت سے اپنی حالت سوچ لے۔ اگر کوئی اپنی جگہ مزدوری پر لگا سکتا ہے تو ایسا کرے ورنہ مریض کے حکم میں ہے۔ پھر جب میسر ہو رکھ لے۔ وعلی الذین یطیقونہ کی نسبت فرمایا کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ جو طاقت نہیں رکھتے" (بدر ۲۶ ستمبر ۱۹۰۷ء)

(۵)

سفر میں روزوں کا کیا حکم ہے

"آپ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) سے دریافت کیا گیا کہ سفر کے لئے روزہ رکھنے کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ" قرآن کریم سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ یعنی مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ اس میں امر ہے یہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جس کا اختیار ہو رکھ لے جس کا اختیار ہو نہ رکھے۔ میرے خیال میں مسافر کو روزہ نہیں رکھنا چاہیے اور چونکہ عام طور پر اکثر لوگ رکھ لیتے ہیں اسلئے اگر کوئی تعامل سمجھ کر رکھ لے تو کوئی ہرج نہیں مگر عِدَّةٌ مِّن

ایامِ اُخر کا پھر بھی لحاظ رکھنا چاہیئے۔"

ایک اور موقعہ پر فرمایا:- "سفر میں تکلیف اُٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے تو گویا اپنے زورِ بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے اس کو اطاعتِ امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا یہ غلطی ہے اللہ تعالیٰ کی اطاعتِ امر اور نہی میں سچا ایمان ہے۔" (ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۲۹۳/۲۹۲)

(۶)

اگر بیاں دل بیمار کے لئے فرشتے روزے رکھتے ہیں

"میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینے میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا اسے محروم نہیں رکھتا اور اسی حالت میں اگر رمضان میں بیمار ہو جاوے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہو جاتی ہے کیونکہ ہر کام کا مدار نیت پر ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کر دے۔

جو شخص روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت بھی دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا۔ اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو تو خدا تعالیٰ ہرگز اُسے ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر اپنے نفس کی کسل کی وجہ سے روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا آدمی جو خدائی نعمت کو خود اپنے اُوپر گراں گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور اس کا منتظر ہی تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے رکھ نہیں سکتا تو وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے۔" (الحکم ۲۴ دسمبر ۱۹۰۲ء)

(۷)

طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی

فرمایا:- "میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔" (فرمودہ ۱۴ جنوری ۱۹۰۱ء۔ ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۰۳) ✦

روزوں کے احکام

(از علامہ حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ)

روزہ کے اقسام۔ جو روزے شریعت سے ثابت ہیں ان کی چار قسمیں ہیں۔ اوّل فرضی۔ دوم نفلی۔ سوم نذری۔ چہارم کفارہ۔

اوّل فرضی روزے۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے بندوں پر مقرر کئے گئے ہیں اور جن کا رکھنا ہر ایک شخص پر فرض ہے۔ جو ان کا انکار کرے وہ کافر ہے اور جو ان کو نہ رکھے وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے۔ وہ روزے ماہ رمضان کے ہیں۔ جو شخص صحت کی حالت میں اپنے اہل میں موجود ہو اُس پر رمضان کا روزہ رکھنا فرض ہے۔ اگر وہ ایک دن کا بھی روزہ چھوڑے گا تو ایسا گناہ گار ہوگا کہ تمام عمر کا روزہ بھی اس کی طرف سے کفایت نہیں کرے گا۔ ہاں جو شخص مسافر یا بیمار ہو وہ اَور دنوں میں ان روزوں کو ادا کر سکتا ہے اور جو دائم المریض ہو یا پیر فرتوت ہو یا حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت ہو ان پر روزہ نہیں۔ یہ ہر روز ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ کے ادا کریں۔

رمضان میں بھول کر ایسا کام کرنا جس سے روزہ ٹوٹتا ہو۔ جیسے کھانا پینا۔ اس سے شرعاً روزہ نہیں ٹوٹتا (یعنی اس کا روزہ ہو جاتا ہے)۔ اگر (کوئی شخص) غلطی سے روزہ کھول دے اس طرح کہ وہ شخص سمجھے کہ شام ہوگئی ہے حالانکہ ابھی شام نہیں ہوئی تھی تو اس شخص پر ایک دن کا روزہ ادا ہے۔ اور جو شخص رمضان میں روزہ رکھنے کے بعد جان بوجھ کر روزہ توڑے حالانکہ اس کو کوئی عذر مرض یا سفر کا نہیں تو ایسے شخص کے لئے کفارہ یہ ہے کہ وہ غلام آزاد کرے اور اگر اسے اس کی طاقت نہ ہو یا غلام نہ ملے تو ساٹھ دن کے متواتر روزے رکھے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

(۱) **مسئلہ**۔ اگر رمضان میں کسی شخص کو سحری کے وقت کھانا کھانے کا موقعہ نہ ملے تو وہ اس عذر سے روزہ افطار کر سکتا ہے؟

جواب۔ رمضان میں دن کے وقت کھانا پینا اور جماع کرنا حرام ہے سوائے مسافر اور مریض کے۔ پس اس شخص کو روزہ رکھنا چاہیئے سحری کھانا روزہ کے لئے کوئی شرط نہیں۔ ہر شخص جو سحری نہ کھانے کے عذر سے روزہ چھوڑتا ہے ویسا ہی گنہگار ہے جیسا کہ جان بوجھ کر رمضان میں روزہ نہ رکھے۔

(۲) **مسئلہ**۔ مرض اور سفر کی حد کیا ہے؟

جواب۔ شریعت نے درحقیقت کوئی حد مقرر نہیں کی ہر ایک شخص کے دل پر اسے چھوڑا ہے شریعت کے مختلف فتووں پر غور کرنے سے اور مسیح موعود

علیہ السلام کے قول سے سفر کی حد گیارہ میل
اور مرض کی حد یہ کہ جس سے سارے بدن میں
تکلیف ہو یا کسی ایسے عضو میں تکلیف ہو جس
سے سارا جسم بیقرار ہو ثابت ہوتی ہے جیسے
بخار یا آنکھ کا درد۔

(۳) مسئلہ۔ جو لوگ مزدوری پیشہ یا زمیندار پیشہ ہوں
اور رمضان میں انکو ایسی مشقت کا کام ہو کہ
اگر وہ اس کام کو چھوڑ دیں تو چھ ماہ کی فصل
ضائع ہوتی ہے اور اگر اس کام کو کریں تو روزہ
نہیں رکھ سکتے ایسے لوگ کیا کریں؟

جواب۔ ان لوگوں کو چاہیئے کہ یہ گیارہ مہینہ میں
اتنی کمائی کریں کہ ایک مہینہ مزدوری اور
مشقت سے رہائی پا سکیں اور زمیندار بجائے
اپنے کسی اور کو کھڑا کریں لیکن جو شخص کسی طرح
بھی مشقت سے رہائی نہیں پا سکتا اور نہ وہ
اپنے قائم مقام دوسرے کو کر سکتا ہے اور نہ
اس مشقت کے ساتھ روزہ کو نباہ سکتا ہے
تو ایسا شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے
فتویٰ کی رو سے بیمار اور مسافر کے حکم میں ہے
کہ جب اس کو سال میں آسانی ہو ان دنوں میں
وہ روزے رکھے مثلاً موسم سرما میں یا جن دنوں
میں کام سے فراغت ہو۔

(۴) مسئلہ۔ جو شخص رمضان میں صحت یافتہ ہے لیکن اسے
خوف ہے کہ اگر میں روزے رکھونگا تو بیمار
ہو جاؤں گا یا طبیب کہتا ہے کہ روزے
رکھو گے تو بیمار ہو جاؤ گے۔

جواب۔ ایسے شخص کا اپنا خوف تو کوئی چیز نہیں
ہے۔ ہاں اگر طبیب کہتا ہے تو یہ شخص بیمار کے
حکم میں ہے اسے صحیح (تندرست) کہنا غلط ہے۔

(۵) مسئلہ۔ جس شخص کا سفر اس کی ملازمت کے فرائض
یا کسب میں داخل ہو اس کا کیا حکم ہے جیسے
محکمہ ریلوے میں ڈاک کے ملازم، ڈرائیور،
گارڈ، یا ہرکارے یا دورہ کرنے والے حکام
ہیں؟

جواب۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فتوے
کی رو سے وہ لوگ مسافر نہیں ان کو روزہ
رکھنا چاہیئے۔ ان کا سفر ایسا ہی ہے جیسے
ہل چلانے والے کا پھرنا۔

(۶) مسئلہ۔ رمضان کی ابتداء اور انتہاء کس طرح
معلوم ہو؟

جواب۔ ابتداء۔ یا تو رمضان کا چاند دیکھیں
اور اگر بادل ہو تو شعبان کے تیس ۳۰ دن
پورے کریں تو رمضان شروع ہو جاتا ہے
رؤیت ہلال میں اگر آسمان غبار آلود یا ابر آلود
ہو تو ایک مسلمان کی گواہی کافی ہے اور اگر
مطلع صاف ہو تو پھر کثرت سے آدمیوں کی
گواہی درکار ہے۔ جتنے آدمی ہلال دیکھنے
میں مشغول ہوں اور صحیح النظر ہوں ان میں
سے اکثر کی گواہی معتبر ہے۔ اگر تعداد بہت
ہے تو پچاس آدمی کی گواہی کافی ہے۔

انتہائے رمضان شوال کا چاند دیکھنے سے ہے اور اگر بادل ہو تو رمضان کے تیس دن پورے کرنے سے۔ شوال کا چاند دیکھنے میں اگر مطلع صاف نہ ہو تو دو مسلمانوں کی گواہی رؤیتِ ہلال میں کافی ہے۔ اور اگر مطلع صاف ہے تو پھر جمِ غفیر کی گواہی چاہیئے۔ یعنی کثرت سے لوگوں کی۔ اور شک کے دن رمضان کا ابتداء منع ہے۔ یعنی شعبان کی آخری تاریخ میں کسی شخص کو یہ شبہ ہو کہ شاید رمضان شروع ہو گیا ہو میں روزہ رکھوں۔ تو یہ روزہ رکھنا ناجائز ہے۔

دوسری قسم کے روزے نفلی ہیں۔

نفلی وہ روزے ہیں کہ جن کے رکھنے سے ثواب ہے اور نہ رکھنے سے کوئی گناہ نہیں۔ نفلی روزے حسب ذیل ہیں۔ ماہِ شوال میں چھ۔ ہر ماہ میں تین۔ پیر اور جمعرات کے دن۔ عرفہ کے دن یعنی ماہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو بشرطیکہ آدمی حج کے لئے میدانِ عرفہ میں موجود نہ ہو۔ محرم کی نویں یا دسویں یا دونوں کے روزے۔ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا لیکن سال بھر لگاتار اور بلا فصل روزے رکھنا اور دونوں عیدوں کے دن روزے رکھنے منع ہیں۔ اگر کوئی آدمی نفلی روزہ رکھ کر توڑ دے تو اس پر قضاء واجب نہیں، اس کی قضاء بھی نفلی ہے۔

تیسری قسم کے روزے نذری ہیں۔ یہ ایسے روزے ہیں کہ جو نہ خدا نے فرض کئے اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت ہیں۔ بلکہ انسان خود اپنے ذمہ مقرر کرتا ہے تاکہ اسکے نفس کا تزکیہ ہو۔ یا کسی شرط پر کہ فلاں کام اگر میرا خدا کر دے گا تو میں اتنے روزے رکھوں گا۔ ان روزوں کا رکھنا بھی ضروری ہو جاتا ہے۔ جن دنوں کی نذر مانی ہے جب وہ دن آئیں گے تو ان دنوں کے روزے رکھنے اس پر ضروری ہوں گے اور اگر ان ایام میں بیمار یا مسافر ہو تو اور دنوں میں ان کی قضاء کرے اور اگر نذر کی روزے رکھ کر توڑے تو انکی قضاء اس کے ذمہ ہے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ نذر یا رمضان کے روزے ہوں تو اس کے وارث کو کیا کرنا چاہیئے؟

جواب۔ وارث کے لئے جائز ہے کہ وہ میت کی طرف سے رمضان اور نذر کے روزے رکھے اور رکھ نہیں سکتا تو اس کی طرف سے فی روزہ ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ ادا کرے۔

چوتھی قسم روزوں کی کفّاری روزے ہیں۔ یہ وہ روزے ہیں کہ جو کسی حکم کے توڑنے کی وجہ سے یا کسی فرض کی عدم ادائیگی کی وجہ سے مومن کے ذمہ پڑتے ہیں تاکہ اس گناہ کا کفارہ ہو۔ اور وہ حسب ذیل ہیں:۔

(الف) اگر کوئی شخص قسم کھا کر توڑے اور دس مسکینوں

کا کھانا یا کپڑے یا ایک غلام آزاد کرنے کی طاقت نہ ہو تو تین دن کے روزے رکھے۔

(ب) جو رمضان کا روزہ جان بوجھ کر توڑے یا کسی مومن کو غلطی سے قتل کرے اور خون بہا دینے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ یا اپنی بیوی سے ظہار کرے اور غلام آزاد کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ شخص ساٹھ روزے لگاتار رکھے۔ اگر ایک روزہ بھی کسی عذر کی وجہ سے چھوڑے تو پھر ابتداء سے شروع کرنا ہوگا۔ یہاں تک کہ ساٹھ روزے پورے ہوں۔ اور جو شخص حج اور عمرہ دونوں کرے اور قربانی نہ پائے تو وہ تین روزے مکہ معظمہ میں رکھے اور سات جب اپنے گھر میں واپس آئے تو رکھے اور اسی طرح اگر کسی تکلیف کی وجہ سے احرام کی حالت میں سر منڈائے تو تین دن کے روزے رکھے۔

روزہ میں کون سے کام کرنے جائز اور کون سے منع ہیں

آئینہ دیکھنا۔ مسواک کرنا۔ نہانا۔ تر کپڑا اوپر لینا۔ بدن کو تیل لگانا اور اپنی بیوی کا بوسہ لینا، معانقہ کرنا بشرطیکہ اپنے نفس پر پورا قابو رکھتا ہو۔ حجامت کرانا۔ پچھنے یا سینگی لگوانا۔ سرمہ لگانا۔ خوشبو سونگھنا یا لگانا جائز ہے۔ اگر رات کو رمضان میں اپنی عورت سے جماع کیا ہو اور صبح کے ظاہر ہونے کے بعد غسل جنابت کرے تو روزہ میں کوئی نقصان نہیں آتا۔ اور رمضان میں روزہ کی حالت میں سو جانے سے اگر احتلام ہو تو بھی روزہ کو کچھ نقصان نہیں۔ کلی کرنا یا کوئی چیز (ضرورتاً) منہ میں ڈالنا جس کا مزہ ہے بشرطیکہ حلق میں نہ اترے تو روزہ کو نقصان نہیں۔ اپنا تھوک نگلنا جائز ہے۔

حقہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ روزہ میں لغو باتیں کرنا اور کسی سے لڑائی کرنا منع ہے۔ اگر کوئی لڑائی کرے تو اس کو اتنا کہہ دینا چاہیئے کہ میں روزہ دار ہوں۔ اگر کوئی شخص سفر کرنے کی حالت میں یا بیماری میں روزہ رکھے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اولؓ کا فتویٰ یہی تھا کہ وہ روزہ نہیں ہوتا ایسے شخص کو پھر روزہ رکھنا چاہیئے۔

مسئلہ۔ جو شخص روزہ نہ رکھ سکے اور فدیہ دے تو آیا وہ قادیان کے مسکین فنڈ میں بھیجے یا اپنے شہر میں ہی کسی مسکین کو کھلا سکتا ہے؟

جواب۔ اس کے لئے دونوں امر جائز ہیں۔ خواہ قادیان بھیجے خواہ اپنے شہر کے مساکین کو کھلا دے۔

مسئلہ۔ روزہ کا ابتداء و انتہا کیا ہے؟

جواب۔ روزہ کا شروع فجر کے ظاہر ہونے سے ہے یعنی جب مشرق کی طرف صبح کی روشنی

مشرق کے کنارہ پر لمبی ظاہر ہو۔ اور روزہ کا انتہاء سورج کی ٹکیہ کا غائب ہونا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لوگ اُس وقت تک اچھی حالت میں رہینگے جب تک روزہ کھولنے میں افطار کے وقت جلدی کریں گے اور سحری کھانے میں دیر کریں گے یعنی فجر کے نمودار ہونے سے پہلے قریب ہی بند کریں گے۔ اور سحری کا کھانا مبارک کھانا ہے اس کو ضرور کھانا چاہیئے ہاں اگر کسی شخص کی بیداری نہ ہو تو اس پر کوئی حرج نہیں۔ ہاں روزہ رکھنا اس پر ضروری ہے۔

مسئلہ۔ رمضان میں تراویح کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ افضل نماز رات کے نوافل میں سے وہی ہے جو رات کے آخری حصہ میں ہو اور آدمی گھر میں پڑھے اور اس میں لمبا قیام اور لمبی دعا ہو۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ مسجد میں کسی حافظ یا قرآن خواں کی اقتداء میں عشاء کی نماز کے بعد یا سحری کے وقت پڑھے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے وقت میں یہی تعامل رہا اور قادیان میں بھی یہی تعامل ہے کہ ابتداء شب میں بڑی مسجد (مسجد اقصیٰ) میں تراویح کی نماز ہوتی ہے اور آخری شب میں چھوٹی مسجد (مسجد مبارک) میں تراویح کی جماعت ہوتی ہے۔

تراویح کے امام کے متعلق یہ خیال رہے کہ اُس سے تراویح کے عوض میں پہلے کوئی رقم مقرر نہ کی جائے۔ ہاں تراویح کے ختم ہونے پر خدا ترسی کے طور پر اس کی کچھ خدمت کر دی جائے تو مضائقہ نہیں۔

(ماخوذ از کتاب فقہ احمدیہ)

رمضان کے نام کی ایک وجہ تسمیہ!

حضرت امام غزالیؒ اپنی مشہور تصنیف مکاشفۃ القلوب میں رمضان کے شدت گرما والے معنے ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:۔ وَقِيْلَ سُمِّيَ بِذٰلِكَ لِاَنَّهٗ يَرْمِضُ الذُّنُوْبَ اَيْ يُحْرِقُهَا وَفُرِضَ فِي السَّنَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الْهِجْرَةِ وَهُوَ مَعْلُوْمٌ مِنَ الدِّيْنِ بِالضَّرُوْرَةِ يُكَفَّرُ جَاحِدُ وُجُوْبِهٖ وَوَرَدَ فِيْ فَضْلِهٖ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ۔ (مکاشفۃ القلوب مطبوعہ مصر صفحہ ۲۵٦)

ترجمہ: بعض لوگ کہتے ہیں کہ رمضان کا نام اس وجہ سے رمضان ہے کہ وہ گناہوں کو بھسم کر دیتا ہے اس کا مادہ رمض ہے۔ رمضان کے روزے ۲ھ ہجری میں فرض ہوئے۔ یہ ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ اس کے وجوب کا منکر کافر قرار دیا جائے گا۔ اس کی فضیلت کے متعلق بہت سی احادیث آئی ہیں +

پیامِ سلامتی

(جناب مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی)

ہلالِ نو ہے پیامِ سلامتی کی دلیل
ہلالِ نو ہے دیارِ حبیب کی قندیل

ہلالِ نو ہے کلیدِ درِ بہشتِ بریں
ہلالِ نو ہے محبت کا ایک نقشِ جمیل

ہلالِ نو کے جلو میں ہے کاروانِ حیات
ہلالِ نو ہے کہ ہے زہد و اتقا کی فصیل

جو چاہتے ہیں ہمیں ہم نہ کیوں انہیں چاہیں
مآلِ شوق ہیں دیدارِ یار کی راہیں

عجیب تر ہے کسی کا طریقِ دادِ وفا
پیامِ وصل ہے ان کی کھلی ہوئی باہیں

ہر ایک بات بہر رنگ ہے عیاں ان پر
دبے دبے ہوئے نالے گھٹی گھٹی آہیں

ذرا سی بات ہے ترکِ رضائے خویش مگر
جزا میں اس سے نہیں ہے کوئی عمل بہتر

ہر اک پکار کا وہ آپ دے رہے ہیں جواب
گرے ہوؤں کو اٹھاتے ہیں عرش سے آ کر

بس اب تسلی ذوقِ سجود ہو کے رہے
نیازِ عشق کی قسمت کے کھل گئے ہیں در

ہزار شکر کہ پھر یہ مہِ صیام آیا
خدا کے اک کرمِ خاص کا پیام آیا

ماہِ رمضان المبارک کی آمد! آمد!

(جناب چودھری عبدالسلام صاحب اختر ایم۔اے)

مژدہ باد اہلِ چمن - ماہِ گہربار آیا
اپنے دامن میں لئے دولتِ بیدار آیا

عرصۂ زیست پہ اِک مطلعِ انوار اُٹھا
بامِ افلاک پہ اِک ابرِ ضیا بار آیا

منتظر دیدۂ و دل جس کے لئے تھے شب و روز
محفلِ دیدۂ و دل میں وہی دلدار آیا

بخششِ رحمتِ عالم نے دریچے کھولے
لے کے امید ہر اِک قلبِ گنہگار آیا

حق کی تسبیح سے راتوں کی فضائیں گونجیں
صبح کا نور لئے مہرِ ضیا بار آیا

لاکھ بار اُس پہ درود اور محبت کے سلام
بن کے جو مہر و محبت کا علمدار آیا

اخترِ زار پہ بھی ایک تلطف کی نظر
یہ گنہگار بھی بن کے طلب گار آیا

زہے قسمت بفضلِ ایزدی ماہِ صیام آیا

(جناب مولوی محمّد صدّیق صاحب امرتسری - ربوہ)

چلو دیکھیں ہلال تو مبارک وقتِ شام آیا
زہے قسمت بفضلِ ایزدی ماہِ صیام آیا

مبارک ہو تجھے اے اُمّتِ سرکارِ دوعالمؐ
کہ پھر رمضان لیکر مژدۂ عفوِ دوام آیا

اُٹھو اے سالکو منزل کو پانے کے لئے دَوڑو
کہ راہِ عشقِ مولیٰ میں پھر اک مشکل مقام آیا

خوشا قسمت کہ اپنے حُسن کی جلوہ نمائی کو
وہ یارِ لامکانی آج خود بالائے بام آیا

ہُوا قرآن نازل سیّدالکونین پر جس میں
وہ ماہِ پاک بن کر سب مہینوں کا امام آیا

ہے روزہ فرض ہر بالغ مسلماں مرد و عورت پر
یہ حکمِ ربّ برائے اُمّتِ خیرالانامؐ آیا

عبادت میں گزاریں روز و شب صبح و مسا اپنے
خدا کا مومنوں کے نام ہے پھر یہ پیام آیا

کئے واجب ہم سے پہلی اُمّتوں پر جس طرح روزے
اُسی منہاج پر اے مومنو، ماہِ صیام آیا

غریب و بیکس و مفلس بھی ہیں اِس ماہ کے مہماں
مدد کے واسطے جن کی جہاں میں یہ نظام آیا

دلِ ناشاد مت گھبرا تو اپنے دردِ پیہم سے
کہ تیرے درد کا درماں ہے پھر با اہتمام آیا

شفاعت حق سے روزہ خود کریگا روزہ داروں کی
احادیثِ نبیؐ میں ہے یہ روزوں کا مقام آیا

فلک سے تیس دن انوار ہی انوار برسیں گے
بحمد اللہ برائے اہلِ حق یہ فیضِ عام آیا

الٰہی روزہ رکھنے کی ہر اک مومن کو ہمت دے
کہ تیرا فضل ہی ہر گام پر مومن کے کام آیا

گِلہ صدیق تو غیروں کی بے مہری کا کرتا تھا
پڑیں جب مشکلیں تجھ پر تو اپنا بھی نہ کام آیا

ماہِ صیام

(جناب ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر بی-اے ایل ایل بی)

صد مبارک! کہ ماہِ صیام آگیا — یعنی پھر مژدۂ لطفِ عام آگیا

صد مبارک! کہ در رحمتوں کے کھلے — ماہِ رحمت بصد اہتمام آگیا

جس میں قرآں سی ہم کو نعمت ملی — وہ مہِ واجب الاحترام آگیا

بادہ خوارو! سبو چاند کا دیکھ لو — میکشو! لو پھر اک دَورِ جام آگیا

ہو مبارک یہ تشنہ لبی مومنو! — حوضِ کوثر سے کاسُ الکرام آگیا

کھانا پینا چھٹا عشق و مستی بڑھی — دَورِ ذکر و درود و سلام آگیا

سارے مستوں میں شورِ محبّت اٹھا — ساقیٔ حوضِ کوثر کا نام آگیا

کہہ کے صلِّ علیٰ سب فرشتے بڑھے — لب پہ جب ذکرِ خیر الانامؐ آگیا

خود خدا روزہ داروں کا انعام ہے — آپؐ پر یہ خدا کا کلام آگیا

وصلِ محبوب کے راستے کھل گئے — یعنی دَورِ سجود و قیام آگیا

باغِ روحانیت میں بہار آگئی — ہاتھ میں بادۂ لالہ فام آگیا

فکرِ شعر و سخن کچھ نہیں دوستو! — فن وہی ہے جو کچھ دین کے کام آگیا

کیسا ہے افکار کا تانا بانا ظفرؔ

طائرِ قدس بھی زیرِ دام آگیا

ماہِ رمضان کی تین اجتماعی برکات

رمضان کا مہینہ بے شمار برکات کا مہینہ ہے۔ چودہ سو برس سے ہزاروں لاکھوں صلحاء و ابرار ان برکات کا مشاہدہ کرتے آئے ہیں اور آج بھی ان برکات سے بہرہ اندوز ہونے والے بزرگ بکثرت موجود ہیں۔

اِن ایام میں مخلص روزہ داروں کو روحانی کیف سے نوازا جاتا ہے، ان کی دعائیں سُنی جاتی ہیں، ان پر انوار کے دروازے کھلتے ہیں، معارف سے بہرہ ور کیا جاتا ہے۔ وہ کشف، رؤیا اور الہام کی نعمت سے سرفراز ہوتے ہیں۔

روزہ رکھنے کے ساتھ شریعتِ اسلامیہ نے ضروری قرار دیا ہے کہ روزہ دار ہمہ وقت تلاوتِ قرآن کریم، نوافل، ذکرِ الٰہی اور دعاؤں میں مشغول رہے، ہر قسم کی لغویات اور لغو عمل سے اجتناب اختیار کرے۔ اس صورتِ حال سے انسان کے کردار اور اس کے اخلاق پر نہایت عمدہ اثر پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو ایک خاص روحانی فضا میں پاتا ہے۔ اسلام نے ان تمام انفرادی کیفیات کے علاوہ اجتماعی طور پر بھی رمضان کے ساتھ بعض برکات کو مخصوص کر دیا ہے۔

(۱) نمازِ تراویح

قرآن مجید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نماز تہجد کو ضروری قرار دیا ہے۔ آپؐ کے صحابہؓ بھی حضورؐ کے نقشِ قدم کی پیروی میں تہجد پڑھا کرتے تھے۔ تہجد کی نماز پانچ فرض نمازوں کے علاوہ ہے جو سونے سے بیدار ہو کر طلوعِ فجر سے پہلے پہلے پڑھی جا سکتی ہے۔ یہ انفرادی نماز خلوت اور تنہائی کی مناجات ہے جو بندہ اپنے رب سے کرتا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زندگی بھر لمبے قیام و رکوع و سجود کے ساتھ نمازِ تہجد پڑھتے رہے حتیٰ کہ آپؐ کے پاؤں متورم ہو جاتے تھے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تین وتروں کے علاوہ آٹھ رکعت نفل بطور تہجد ادا فرمایا کرتے تھے۔ آخر میں وتر پڑھتے تھے۔ یہ نوافل حضورؐ بالعموم دو دو رکعتوں کی صورت میں پڑھا کرتے تھے۔ احادیث میں مذکور ہے کہ آپؐ نے ان آٹھ نوافل کا رمضان اور غیر رمضان میں التزام فرمایا ہے۔

رمضان قرآن کا مہینہ ہے اس میں بکثرت تلاوتِ قرآن کریم لازمی ہے۔ خود حضرت جبریلؑ اس ماہ میں آپؐ کے ساتھ قرآن مجید کا دَور فرماتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہِ رمضان میں اجتماعی طور پر تلاوت کرنے اور قرآن مجید سُننے

کی صورت یوں پیدا فرمائی کہ آپؐ مسجد میں تشریف لائے اور لوگوں نے آپؐ کی اقتداء میں نوافل ادا کئے۔ ایسا صرف دو تین روز ہوا۔ مگر نہایت پُرکیف منظر تھا۔ لوگ چاہتے تھے کہ یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے۔ مگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شارع نبی تھے اسلئے آپؐ نے اس کی فرضیت کے احتمال کے پیش نظر اجتماعی شکل کو ترک فرما دیا۔ لوگ انفرادی طور پر اپنے اپنے مقام پر تہجد کے وقت نوافل میں تلاوت قرآن کریم کرتے تھے۔ کچھ لوگ عشاء کے بعد بھی یہ نوافل پڑھ لیتے تھے۔ عہد فاروقی میں یہ طریق منظم ہو گیا کہ ایک امام کی اقتداء میں رمضان میں سارا قرآن مجید سنایا جائے۔ یہ نوافل تراویح قرار پائے اور بالعموم عامۃ الناس کی سہولت کے پیش نظر بعد نماز عشاء یہ نوافل پڑھے جانے لگے اور آج چودہ صدیاں بیت چکی ہیں کہ دنیا کے تمام ممالک میں یہ طریق جاری و ساری ہے کتنی شاندار یہ برکت ہے کہ عالم اسلام میں ہر جگہ حفاظ اور قاریوں کے ذریعہ سارا قرآن مجید سنا جاتا ہے۔ یہ بابرکت طریق قرآن مجید کی حفاظت کے لئے بھی ایک بے مثال ذریعہ ہے۔ تمام مساجد میں رمضان کی ہر رات یہ مشاہدہ ہوتا رہتا ہے کہ امام اگر ایک لفظ بھی بھول جاتا ہے تو فوراً مقتدیوں کی طرف سے اس کی تصحیح ہو جاتی ہے۔ اس طریق سے صدہا حفاظ بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ پس یہ طریق ایک اجتماعی برکت ہے۔ آخری حصہ شب میں سحری کے وقت تہجد کی نماز اپنی جگہ پر مستقل مناجات کا طریقہ ہے۔ رمضان المبارک میں روزہ داروں کے لئے اس کا التزام کرنے کا بھی بہترین موقعہ میسر آتا ہے۔

(۲) اعتکاف

سارا رمضان ہی روحانی جدوجہد کا مہینہ ہے مگر آخری عشرہ غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ یہ دن گویا روحانی پھلوں کے پکنے کے دن ہوتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان ایام میں خاص طور پر کمر ہمت کس لیا کرتے تھے اور سب اہل و عیال کو بھی اس روحانیت کی بارش سے پورا حصہ لینے کی تلقین فرماتے تھے قرآن مجید نے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کا ذکر فرمایا ہے اور اس کے لئے احکام بیان فرماتے ہیں۔ معتکف مسجد کے ایک حصہ میں آخری دس روز کے لئے خلوت نشین ہو جاتا ہے۔ وہ از خود شوق سے روزہ داروں سے بھی زائد پابندیوں کو قبول کر لیتا ہے۔ دن رات در محبوب پر دھونی رما کر بیٹھ جاتا ہے۔ عاجزی، گریہ وزاری اور محبت کے خاص انداز سے قرب الٰہی پاتا ہے۔

اعتکاف سنت نبویؐ ہے۔ جو شخص اس سنت کی پیروی کر سکے اس کے لئے بہت بابرکت ہے۔ یہ خلوت نشینی بھی اُمت کے صلحاء و ابرار کا طریق رہا ہے۔ معتکفین ایک رنگ میں اُمت کے نمائندوں کے طور پر آستانہ الوہیت پر ناصیہ فرسا ہوتے ہیں اور اسلام کے غلبہ، امام جماعت اور اُمت کے افراد کی فلاح و بہبود اور خدمت دین بجا لانیوالوں کی کامرانی و کامیابی کے لئے ہمہ وقت دعائیں معتکفین

کا شعار ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ بھی رمضان کی ایک اجتماعی برکت ہے۔

(۳) لَیْلَۃُ الْقَدْرِ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں لیلۃ القدر کو بہترین رات قرار دیا ہے۔ لیلۃ القدر سے مراد مامور کا زمانہ بھی ہوتا ہے۔ ہر فرد کی حقیقی اور مقبول توبہ کی گھڑی کو بھی صوفیاء نے اس کی لیلۃ القدر قرار دیا ہے۔ اُمّت کی ایک اجتماعی عمومی لیلۃ القدر ہر رمضان میں ہوتی ہے۔ احادیثِ نبویہ میں بتایا گیا ہے کہ یہ رات آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک ہوتی ہے۔ یہ انوار و افضال کی رات ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے دربارِ عام کے دروازے کھلے ہوتے ہیں، قبولیت کی خاص گھڑیاں ہوتی ہیں۔ مَطْلَعِ الْفَجْرِ تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ دعا کرنے والے خاص لذت سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں، دل نورِ ایمان سے بھر جاتا ہے۔ انسان کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ اس کا ایک مستحکم اور پائیدار رابطہ ذاتِ القدس سے قائم ہو جاتا ہے۔ وہ ایک نورانی وجود بن جاتا ہے، روح القدس کو حاصل کر لیتا ہے۔ گویا اسے زندگی کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ اسی لئے یہ رات اس کی ساری زندگی (الفِ شَہْرٍ) سے بہتر رات شمار ہوتی ہے۔

یہ لیلۃ القدر اُمّتِ محمدیہ کے لئے بڑی خیر و برکت کی رات ہوتی ہے۔ ملائکہ اور جبریل کا نزول ہوتا ہے اور انوار کی بارشیں چاروں طرف ہوتی ہیں۔ اس رات کی برکتوں سے مومنوں کے قلوب میں وہی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جو موسمِ بہار میں زرخیز زمینوں پر موزوں بارش ہونے سے پیدا ہوا کرتی ہے۔ اس رات میں قوموں کے عروج و تنزل کے فیصلے آسمانوں پر ہوتے ہیں اور زمین پر بر وقت ان کا نفاذ ہو جاتا ہے۔

مختصر یہ کہ لیلۃ القدر رمضان کی نہایت ہی بابرکت رات ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وہ انعام ہے جس سے اُمّتِ محمدیہ مخصوص ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جلد غلبۂ اسلام کے دن لائے اور مسلمانوں کو حقیقی اسلام پر قائم کرے اور ہم سب کو رمضان کی جملہ برکات سے کامل طور پر بہرہ ور بنائے۔ آمین یا ربّ العالمین +

سوالات اور ان کے جوابات

(۱) س۔ روزہ کا مقصد کیا ہے ؟

ج۔ روزہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں رکھا جاتا ہے یہی اس کا حقیقی مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم بے فائدہ اور بے حکمت نہیں ہوتا۔ روزہ سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔ فرمایا لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ روزہ انسان کے اخلاق و احساسات کی درستی کا ذریعہ ہے اس سے روزہ دار کو غرباء سے ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔

(۲) س۔ روزہ کس عمر میں رکھنا چاہیئے ؟

ج۔ احکام شریعت بلوغت پر فرض ہوتے ہیں۔ جب جسم کا نشو و نما ہو جائے تو پورے روزے رکھنے چاہئیں۔ اس بلوغت کی عمر مختلف ہوتی ہے بالعموم ۱۸-۱۹ سال میں ہوتی ہے اس سے پہلے کم و بیش رکھنے میں حرج نہیں۔

(۳) س۔ جن علاقوں میں دن چار یا چھ مہینے کا ہوتا ہے وہاں پر روزہ رکھنے کا کیا حکم ہے ؟

ج ۱۔ وہ لوگ باقی کار و بار میں جو عرصہ بطور دن شمار کرتے ہیں وہی ان کے روزہ کا دن ہوگا۔ قرآن مجید نے اصولی تعلیم دی ہے لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا۔ کہ انسان کو اس کی طاقت برداشت سے زیادہ کا مکلف نہیں کیا جاتا۔ سونے، جاگنے اور کھانے پینے کا ان کا جو نظام ہے اسی کے موافق روزہ کا وقت ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زمانۂ دجال کے لمبے دنوں میں نماز کے متعلق دریافت کیا گیا أيكفينا فيه صلٰوة يوم قال لا اقدروا له قدره کہ کیا اس لمبے دن (سال یا مہینے کے دن) میں عام دن کی نمازیں کافی ہوں گی حضورؐ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ تم نماز کے لئے دن کے اندازے مقرر کرو (مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۴۷۳) یہی جواب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پادری عبداللہ آتھم کو دیا ہے۔ (جنگ مقدس صفحہ ۱۹)

ج ۲۔ روزے رمضان المبارک کے فرض ہیں اور رمضان ایک قمری مہینہ ہے اگر کسی جگہ یہ مہینہ ہی موجود نہ ہو۔ چاند نظر ہی نہ آئے تو بعض فقہاء کے نزدیک ایسے علاقہ میں روزے فرض ہی نہیں ہوں گے۔

روزہ

جناب عبدالحمید صاحب شوق - لاہور

رموزِ آگہی کا ہے سراسر رازداں روزہ
حدیثِ معرفت کی ہے مجسم داستاں روزہ

ہمیشہ مزرعِ قلب و نظر کی اس سے زرخیزی
برائے گلشنِ ملت بہارِ جاوداں روزہ

کبھی شیطاں کو نزدیک تک آنے نہیں دیتا
بہر ساعت دکھاتا ہے خدا کا آستاں روزہ

عنایت کر گیا اس دور میں توفیق نیکی کی
مٹاتا ہے دلوں سے ہر بدی کو بے گماں روزہ

گلوں سے بھر گئے ہیں زہد و تقوٰی کے چمن سارے
خدا رکھے کہ ان باغات کا ہے باغباں روزہ

خلوصِ دل سے کر لو عزت و توقیر روزے کی
فقط اک ماہ ہی تو ہے تمہارا میہماں روزہ

بحمد اللہ مہِ رمضان نے وہ نور بخشا ہے
ہوا ہے طورِ دل پر برق آسا ضو فشاں روزہ

کلامِ پاک کی آیات ہر لحظہ زبانوں پر
دلوں میں موجزن ہے بن کے بحرِ بیکراں روزہ

سکوں نا آشنا تھی شوق اپنی زندگی اکثر
بحمد اللہ سکوں دینے کو آیا مہرباں روزہ

مبارک ہو کہ پھر ماہِ صیام آیا

(جناب حافظ سلیم احمد صاحب اٹاوی ربوہ)

مسلمانو! مبارک ہو کہ پھر ماہِ صیام آیا
خدا کی رحمتِ خاص آئی اس کا لطفِ عام آیا

تھے جس کے منتظر اک سال سے رندانِ محفل سب
مبارک ہو مبارک ہو وہی گردش میں جام آیا

زمیں پر دیکھ کر جس کو زباں سے مرحبا نکلا
فلک پر چاند بن کر پھر وہی عالی مقام آیا

دعائیں عرش سے بندوں کی ٹکراتی ہیں جب جا کر
وہی دَورِ سجود آیا وہی وقتِ قیام آیا

ہے مُردہ دل کے لئے جو زندگی اور بادۂ صافی
مرا ساقی اُسی آبِ بقا کا لے کے جام آیا

جو بھوکوں اور پیاسوں پر ترس کھاتے نہیں سُن لیں
مہِ نو تیغ کی صورت برائے انتقام آیا

محمد مصطفےٰ کی شانِ محبوبی کا کیا کہنا
کبھی اُن کو پیام آیا کبھی رب کا سلام آیا

شہنشاہِ زمیں بھی تخت سے نیچے اتر آئے
حضورِ ساقیِ کوثر کا جب کوئی غلام آیا

خدا کی رحمتوں نے عرش سے آ کر کیا سایہ
زباں پر جب محمد مصطفےٰ کا پاک نام آیا

پھرایا نفسِ امّارہ نے برسوں دشتِ ظلمت میں
محمد کی غلامی کی تو شیطاں زیرِ دام آیا

نہ اپنا مال کام آیا نہ رشتہ دار کام آئے
بروزِ حشر کام آیا تو کارِ خیر کام آیا

تھی جس کی منتظر دنیا ہزاروں سال سے حافظ
مبارک ہو وہی موعودِ حق دیں کا امام آیا

روزوں کا ذکر ۔۔۔ انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا میں

(عطاء المجیب راشد)

روزہ ۔۔۔۔ اسلام کی مقرر کردہ عملی عبادات میں سے ایک اہم اور رُوحانی عبادت ہے دیگر مذاہب اور اقوام میں بھی کسی نہ کسی شکل میں روزہ پایا جاتا ہے۔ اس مقبولیتِ عامّہ کی وجہ سے انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا میں FASTING کے زیر عنوان ایک نوٹ درج کیا گیا ہے لیکن عیسائی مصنفین نے اس نوٹ میں اسلامی روزہ کی حقیقت، اہمیت، افضلیت اور برتری کو مسخ کرنے کی پوری پوری کوشش کی ہے۔ تاہم اس نوٹ میں بھی چند مفید باتیں نظر آتی ہیں۔

روزہ کی تعریف کے ضمن میں لکھا ہے :-

"Fasting in the strict sense of the word denotes complete abstention from food and drink."

لفظی معنوں کے لحاظ سے روزہ کا یہ مفہوم ہے کہ کھانے پینے سے مکمل طور پر اجتناب کیا جائے۔

ظاہر ہے کہ اسلام نے روزہ کا جو مفہوم بیان کیا ہے وہ اس سے بہت بالا اور ارفع ہے۔ اسلام نے کھانے پینے اور ازدواجی تعلقات پر پابندی کے منفی پہلو کے علاوہ عبادات اور نیکیوں کا ایک وسیع اور متنوع نوعیت کا پروگرام پیش کیا ہے جس سے انسان کی روحانیت ترقی کرتی ہے۔

اسلام نے روزوں کے بارہ میں فرمایا ہے :-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝

اور پھر اسلام نے دیگر تمام اسلامی عبادات کی طرح روزہ کو بھی انسانی فطرت کے عین مطابق قرار دیا ہے۔

انسائیکلو پیڈیا میں لکھا ہے :-

"By the greater number of religions, in the lower, middle, and higher cultures alike, fasting is largely prescribed. and

where it is not required it is nevertheless practised to some extent by individuals in response to the promptings of nature.

یعنی دنیا کے اکثر و بیشتر مذاہب میں روزوں کا حکم تہذیب و تمدن کے ابتدائی، درمیانی اور ترقی یافتہ ادوار میں یکساں طور پر، بڑی کثرت سے پایا جاتا ہے اور جن مذاہب نے اس کو ضروری قرار نہیں دیا ان میں بھی کسی حد تک فطرت کی پیدا کردہ تحریک کے جواب میں انفرادی طور پر اس حکم پر عمل ہوتا ہے۔

اس حوالہ سے روزوں کا ازمنۂ رفتہ سے موجود ہونا اور فطرتِ انسانی کے عین مطابق ہونا ثابت ہوتا ہے۔

اسلامی روزوں کے بارہ میں اس کتاب میں جو بیان ہے اس کا ترجمہ یہ ہے:۔

"قرآن مجید چھوٹے بچوں اور مرفوع القلم لوگوں کے علاوہ سب مسلمانوں پر ضروری قرار دیتا ہے کہ وہ نویں (یعنی رمضان کے) مہینہ میں روزے رکھیں جس کا یہ مطلب ہے کہ ان تیس دنوں میں طلوع آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے اور پینے سے پرہیز کی جائے۔ جو شخص بیماری یا ناگزیر مجبوری کی بناء پر سفر کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے اس کے لئے ضروری ہے کہ دوسرے وقت میں اتنی مدت روزے رکھے۔ سال کے بعض دنوں میں نفلی روزوں کی بھی تحریک کی جاتی ہے۔ اسی طرح بعض خاص جرموں کی سزا کے طور پر اور ان کے کفارہ کے طور پر بھی روزے رکھے جاتے ہیں۔ مسلمان صوفی اور درویشانہ مسلک کے لوگ بڑی کثرت سے نفلی روزے رکھتے ہیں تا وہ خدا سے تعلق پیدا کرنے کے خصوصی مقصد کو حاصل کر سکیں۔"

اس کتاب میں یہودیوں اور عیسائیوں کے روزوں کا کافی تفصیلی ذکر ہے جس سے قرآن مجید کے بیان كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ کی تصدیق اور وضاحت ہوتی ہے۔

روزوں پر بعض لوگوں نے تنقید بھی کی ہے اس کا ذکر کرنے کے بعد محاکمہ کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"Inspite of such

criticism the practice of fasting persists, and is likely to continue so long as men are capable of religious and moral aspiration. For it has the authority of very wide-spread use from time immemorial."

یعنی اس تنقید کے باوجود روزہ کے حکم پر عمل جاری ہے اور اس وقت تک جاری رہے گا جبتک بنی نوع انسان میں مذہبی اور اخلاقی (مقاصد کے حصول کی) خواہش کا جذبہ باقی ہے کیونکہ اس بات کو ازمنۂ رفتہ سے وسیع تعامل کی سند حاصل ہے +

تبصرہ

علمی مجلّہ

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا سالانہ علمی مجلّہ اسوقت ہمارے سامنے ہے۔ یہ مجلّہ اردو اور انگریزی دو حصوں پر مشتمل ہے صوری و معنوی لحاظ سے دیدہ زیب، جاذب نظر اور بہت دلکش ہے ٹھوس اور مدلّل مضامین نے مجلّہ کے باطنی حسن کو نکھار دیا ہے۔ یہ مجلّہ ایک طرف تو مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی کارکردگی کی بھرپور عکاسی کر رہا ہے اور دوسری طرف جماعت احمدیہ کے ذریعہ رونما ہونیوالے عظیم انقلاب کا شاندار خاکہ پیش کرتا ہے۔ تصاویر کے انتخاب میں آئندہ خاص توجہ کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ زبان، زورِ بیان اور دلائل کے لحاظ سے انگریزی حصہ فائق نظر آتا ہے۔ اردو حصہ میں بعض جگہ ضمائر کا استعمال نادرست اور احادیث کا اندراج غلط طور پر ہو گیا ہے۔ اُردو حصہ ۲۴ اور انگریزی حصہ ۶۰ صفحات پر مشتمل ہے قیمت درج نہیں۔ خریدار حضرات مجلس خدام الاحمدیہ میگزین لین کراچی ۳ سے رجوع فرمائیں۔

محترم ماسٹر مولا بخش صاحب نور نگو فارم لکھتے ہیں :-

"اکتوبر ۱۹۶۶ء کا الفرقان پڑھتے ہوئے آپ کی "چند منتشر یادیں" نظر کے سامنے آئیں۔ راجووال کا نام پڑھتے ہی نقشہ آنکھوں کے سامنے آ گیا اور قادیان کی یاد تازہ ہو گئی۔ دل کا بیقرار ہو جانا ایک بس کی بات نہ تھی تحریر میں کیسے آسکے خاکسار بھی اور میرے والد صاحب اور ساتھ ایک رشتہ دار بھی اُسی نہر کے کنارے کنارے دیکھا کئے راجووال کے لئے چلے گئے اسوقت احمدیت دور ہی تھی اور ساتھ چند معزز احمدی بھی تھے۔ ہم کہتے تھے کہ آج مرزائیوں کی گت بنے گی لیکن احمدی کہتے تھے کہ چوہدری صاحب چلیں تو سہی پھر آپکو علم ہو جائیگا کہ حق کدھر ہے۔ خیر گئے مباحثہ سن کر ہم احمدیوں سے پہلے ہی ایسے ہوئے کہ راستے میں شرمندہ تھے ۔۔۔ گاؤں احمدی برادری کے چوہدری سے ملے تو یہی کہتے تھے کہ ابھی تو ایک طالب علم اور وہ بھی بچہ ہی مقابلہ پر آیا ہے کوئی بڑا عالم آتا تو پتہ لگ جاتا ...

روزہ کے فوائد طبّی نقطۂ نگاہ سے

(جناب حکیم عبد الرشید صاحب جیلانی)

طبِ مشرق کی ایک معتبر و مستند کتاب موسوم اکسیر اعظم میں مرقوم ہے کہ انسان مختلف قسم کے جرائم کا ارتکاب کرنے کی طرف اس وقت رجوع ہوتا ہے جب اس کے بدن میں موادِ فاسدہ پیدا ہوتے ہیں کیونکہ یہی مواد اسے جرائم پر آمادہ کرتے ہیں اور اگر یہ موادِ فاسدہ یہاں تک حد سے تجاوز کر جائیں کہ احتراق تک نوبت پہنچ جائے تو انسان سے عموماً سنگین قسم کے جرائم ظہور پذیر ہوتے ہیں جیسے قتل یا دیگر ایسی نازیبا حرکات جو شرفِ انسانی کے منافی و بعید ہیں اور جن کی بہت سی اقسام پائی جاتی ہیں مثلاً لڑائی، جھگڑا، اغوا، چوری اور زناکاری وغیرہ ـــــ ایسے جرائم کے مرتکب ہونے والے مجرموں کو عبرتناک سزائیں محض اس لئے دی جاتی ہیں کہ ان کے وجود میں بڑھے ہوئے موادِ فاسدہ کی اصلاح و تلافی ہو کر دماغ کا توازن اعتدال پر آجائے لیکن بعض مجرموں میں موادِ فاسدہ ابھی درست یا جسم سے خارج نہیں ہو پاتے کہ انہیں رہائی حاصل ہو جاتی ہے جس کا نتیجہ اکثر و بیشتر یہ نکلتا ہے کہ وہ لوگ دوبارہ پہلے سے زیادہ سنگین جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں اور معاشرہ میں اور زیادہ بگاڑ پیدا کر دیتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ ان میں فاسد مادے از سرِ نو ابھر آئے اور ان کی اصلاح و ازالہ کے لئے ان لوگوں کو بار بار سزائیں دی گئیں۔ یہ علاج وہ ہے جو حکامِ وقت ملک و قوم کی فلاح و بہبود کے پیشِ نظر اور مجرموں کی اصلاح کے لئے کرتے ہیں اور جس سے جرائم کے سدِ باب کا کام لیتے ہیں حتیٰ کہ دماغی امراض کے ہسپتالوں میں جو مریض داخل ہوتے ہیں ان کی کثیر تعداد بھی فاسد اور غیر طبعی مادوں کی وجہ سے ان امراض کا شکار ہوتی ہے اور وہاں کے افسرانِ مجاز ڈاکٹری اصولوں اور قواعدِ علاج سے فاسد مادوں کو خارج اور درست کر کے مریضوں کو صحت و تندرستی سے ہمکنار کرتے ہیں لیکن قلب و روح میں پیدا ہونیوالے فاسد اور غیر طبعی مادوں کے ازالہ و اصلاح کا کام اس قدر مشکل بلکہ محال ہے کہ طب اور ڈاکٹری کا کوئی اصول و قاعدہ کوئی طریقِ علاج اور کوئی دوا اس مشکل کو حل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی اور نہ انسانوں کو موادِ فاسدہ سے نجات دلانے کی کوئی کوشش بار آور ہو سکتی ہے۔ چونکہ حکیم مطلق کی حکمتِ بالغہ انسانوں کی اس مجبوری و مشکل پر نظر رکھتی ہے اس لئے مالکِ دو جہان نے مرض کے ظہور سے پیشتر حفظِ ما تقدم کے طور پر انسانی اجسام سے موادِ فاسدہ کو نیست و نابود کرنے کے لئے اپنے مخصوص بندوں یعنی انبیاءِ مرسلین کو روزہ کے احکام سے نوازا تاکہ وہ اپنی اپنی اُمتوں کو روزہ کے فرائض و فوائد سے آگاہ کریں اور ان پر عمل کرائیں۔

یہود و نصاریٰ پر بھی روزے فرض کئے گئے تھے جن کی میعاد تقریباً چالیس روز تھی۔ اسی طرح حضرت ادریس

علیہ السلام پر بھی جن کو اکثر محققین و مؤرخین طبیب اول
تسلیم کرتے ہیں روزے فرض قرار دیئے گئے تھے اور خود
قرآن پاک کی مندرجہ ذیل آیت مطہرہ پہلی امتوں پر روزے
کی فرضیت کا بیّن ثبوت ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا
كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ٥

ترجمہ: مسلمانو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسا کہ تم سے
پہلی امتوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

غرضیکہ پروردگارِ عالم نے امتِ مسلمہ اور ان سے پہلی
امتوں پر بھی اپنے رسولوں کی وساطت سے روزے فرض کئے
تھے اور سب کو روزے کی بے حد و شمار افادیت سے فیض یاب
ہونے کی تاکید فرمائی کیونکہ وہ انسانی قلب و روح سے
فاسد مادوں کو زائل و درست کرنے کا اس قدر کامیاب
ذریعہ ہیں جس کی نظیر نہیں ہو سکتی۔ روزے کی افادی حیثیت
کو واضح کرتے ہوئے مشرق کے معروف طبیب علامہ قرشی
ایک مقام پر فرماتے ہیں، اگر اس فضلے کو بدن میں رہنے
دیا جائے تو اپنی کمیت اور کیفیت کی بنا پر مختلف امراض
کا موجب بنتا ہے لہذا اس کا اخراج لازمی ہے۔

اس سلسلہ میں صراحت کرنا ضروری ہے کہ فضلے کا
اخراج اگر ادویات سے کیا جائے تو اکثر اوقات ادویات
کے موجب باقی اثرات سے فاسد مادہ کے ساتھ صالح مواد بھی
ضرور خارج ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جلاب کے بعد کمزوری بھی
محسوس ہوتی ہے۔ اور جہاں تک روزہ دار کے جسم کی حرارت
کا تعلق ہے یہ حرارت اکثر اوقات اتنی بڑھ جاتی ہے کہ مواد
ردیہ کو جلانے اور اسے ختم کرنے میں اعانت کرتی ہے۔

اگر مواد ردیہ تحلیل ہو گئے تو مختلف قسم کے جرائم کی جڑ
کٹ گئی یا انسان صحیح معنوں میں لعلکم تتقون کا
حامل یعنی متقی و پرہیزگار بن گیا۔ حدیث شریف میں مذکور
ہے کہ ماہِ صیام میں ایک رات ایسی آتی ہے جس کو لیلۃ القدر
کے نام سے یاد کرتے ہیں اور جو رمضان المبارک کے آخری
عشرہ کی طاق راتوں میں واقع ہوتی ہے۔ یہی ہے وہ
فضیلت والی شب قدر جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر قرآن مجید کا نزول شروع ہوا اور اسلام کے تمام
قانون مکمل ہوئے تھے۔ اس مبارک شب میں آسمان سے
فرشتے زمین پر نازل ہوتے ہیں۔ رسول اکرمؐ کا ارشاد
مقدس ہے کہ جن لوگوں نے ماہِ رمضان کی اس طرح
تکریم و تعظیم کی کہ پورے ماہ رمضان کے روزے
رکھے اور اس اہتمام سے رکھے کہ حواس خمسہ کی پوری
طور پر نگرانی کی۔ برے ارادے سے نہ نظر اٹھائی،
زبان سے برا نہ کہا، کانوں سے برائی کی باتیں نہ سنیں،
سحری اور افطاری میں حلال اشیاء کا استعمال کیا،
حرام اشیاء سے اجتناب کیا یعنی پاکیزہ کھانا کھایا
اور پاکیزہ کھانا کھلایا۔ انہوں نے اللہ جل شانہٗ کی
خوشنودی کا حق حاصل کر لیا۔ لیکن جو شخص اس
مہمان (رمضان المبارک) کی قدر و عزت نہ کر سکا وہ
گویا ایک نعمتِ عظمیٰ سے محروم ہو گیا۔

روایت ہے کہ ایک طبیب یمن سے عرب
آیا تاکہ وہ فرزندانِ اسلام کی خدمت کرے اور
ان کو جسمانی بیماریوں سے نجات دلائے۔ یہ
طبیب ارضِ مقدس میں چند ماہ سکونت پذیر رہا مگر

اس تمام عرصے میں اُسے خطۂ پاک میں کوئی بیمار دکھائی نہ دیا۔ جس سے وہ بہت حیران ہوا۔ آخر ایک دن اس نے امیر عرب سے عرض کی جس مقصد (خدمت خلق) کے لئے میں یہاں حاضر ہوا وہ پورا نہیں ہو سکا اور آج تک مجھ کو کسی مریض کی خدمت کرنے کا موقع نہیں ملا۔ آپ نے فرمایا کہ اسے طبیب! یہاں کے لوگ ایک مکمل قانون کے انسان ہیں اور اسی قانون کے ماتحت زندگی گزارتے ہیں۔ معین وقت پر غذا کا استعمال کرتے ہیں اور مقررہ مقدار میں کھاتے ہیں۔ اور وہ کم کھاتے ہیں، کم سوتے ہیں۔ اس لئے ان مواد فاسدہ سے جو مختلف قسم کے دماغی خلل کے علاوہ طرح طرح کے امراض و اعراض کا باعث ہوتے ہیں وہ اکثر مبرا رہتے ہیں۔ اور اس حالت میں بیماری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس کے بعد وہ طبیب وہاں سے واپس چلا گیا۔

روزہ طبع انسانی کی اصلاح جس کامیابی سے کرتا ہے اس طرح دوسری کوئی شئے نہیں کرتی۔ کوئی شخص جب روزہ رکھ کر مواد فاسدہ ردیہ کے اخراج کا عزم مصمم کر لیتا ہے تو اس کی طبیعت بھی فاسد مادوں کو تحلیل کرنے میں تعاون کرتی ہے اور اس طرح دل اور دماغ بہت سی آفات سے محفوظ و مامون ہو جاتے ہیں۔ اس سے کے بغیر اس شخص میں اندرونی خطرات کے سمندر موجزن تھے اور مواد فاسدہ کی موجودگی میں یہ عقدہ تھا کہ نظر نہ آنے والے جراثیم کی روک تھام کیسے کی جائے گی۔ مگر مواد کے اخراج سے طبیعت اعتدال پر آگئی اور اس قابل ہو گئی کہ سوچ بچار کر سکے۔ اس کے ساتھ وہ چیز جو کسی خوبصورت چہرے یا تصویر کو دیکھ کر اندرونی ہیجان و اشتعال غیر فطری حرکات کے پلیٹ فارم پر لانے کے لئے آمادگی کا باعث ہوتی ہے رُک گئی۔

اس حکیمانہ نکتہ کی رو سے آنکھ، کان اور دیگر اعضائے جسمانی میں ایک جاسوس کی شکل میں شہوانی و جذباتی قویٰ اور لاتعداد غیر طبعی جذبات و خیالات کو ابھارتے تھے مواد فاسدہ نہ ہونے کی وجہ سے ان کی جاسوسی حیثیت و نابود ہو جاتی ہے اور انسان متقی و پرہیزگار بن جاتا ہے +

رمضان کی رُوحانی مشق

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"چونکہ عام طور پر تمام مسلمان بارہ مہینے روزے نہیں رکھتے اور نہ ہی تہجد پڑھتے ہیں اس لئے رمضان میں خصوصیت کے ساتھ ہدایت فرما دی کہ تمام مسلمان اس ماہ میں روزوں کی مشق کریں جس طرح وہ فوج جو مشق کرتی رہتی ہے دشمن کی فوج سے شکست نہیں کھاتی اسی طرح جس قوم کے لوگ متقی اور نیک ہوتے ہیں اور جو خدا تعالیٰ کیلئے ہر ایک چیز کو چھوڑنے والے ہوتے ہیں شیطان کی مجال نہیں ہوتی کہ ان کو زک دے سکے۔"

(الفضل ۱۴ر دسمبر ۱۹۶۶ء)

ماہِ رمضان کے مبارک ایام میں

برائیوں سے رہائی

(مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان المبارک میں اپنی کسی نہ کسی کمزوری کو دور کرنے کے لئے احباب جماعت کو مشورہ دیا کرتے تھے اور ساتھ ہی اس کے لئے احسن طریق بھی بتاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی بہت بہت جزا و خیر دے۔

اس وقت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کی روشنی میں عمومی رنگ میں بدی کو ترک کرنے کے متعلق بعض باتیں قارئین کرام کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ اگر ہم ان کو مدنظر رکھیں تو انشاء اللہ گھروں اور معاشرہ سے برائیوں کو دور کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

انبیاء علیہم السلام کی دنیا میں آنے کی غرض یہ ہوتی ہے کہ بدی کا استیصال اور نیکی کا قیام کرکے انسان اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کرسکے تا دنیا سے فتنہ و فساد دور ہو کر امن و امان قائم ہو جائے اور یہی انسان کی پیدائش کی علت غائی ہے کہ وہ اپنا سب کچھ ترک کرکے اللہ تعالیٰ کا عبد بن جائے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وہ حدیث جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے یہ ہے:-

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَ ذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ (مسلم)

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے تو اسے چاہیئے کہ اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے (یہ حکم صاحب اقتدار لوگوں یعنی عہدہ داروں اور گھروں کے والدین کیلئے ہے) اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے ذکر کرے ورنہ دل میں اسے برا منائے (اور دعا کرے) لیکن یہ سب سے کمزور قسم کا ایمان ہے۔

اگر تمام کے تمام لوگ اپنے اپنے حلقہ میں اس کی کوشش کریں تو بدی کبھی فروغ نہیں پاسکے گی۔ سب سے ضروری بدی کا ہاتھ سے دور کرنا ہے۔ جیسے انگریزی میں کہتے ہیں NIP THE EVIL

IN THE BUD یعنی بدی کو شروع میں ہی دبا دو پھر یہ نکلنے نہ پائے گی۔ اگر کوئی اس کا اہل نہ ہو تو وہ تلقین کرے لیکن یہ بھی بہت کٹھن کام ہے کیونکہ عموماً لوگ اسے پسند نہیں کرتے۔ اگر کوئی یہ بھی نہ کر سکے تو پھر اصلاح کی خاطر برائی کو دل میں برا منایا جائے اور دعا کی جائے۔ یہ آخری کمزور حربہ ہے جسے عام طور پر لوگ استعمال کرتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ جی بس دعا کریں۔

اس جگہ ایک عام غلط فہمی کا ازالہ کرنا ضروری ہے۔ حدیث شریف میں کر سکنے کے معنے یہ ہیں کہ جس شخص نے اپنی اپنی جگہ ہاتھ سے اور زبان سے کوشش تو کی لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔ اس کے بعد اس کا حق ہے کہ دعا کرے یا دعا کرائے۔ (ویسے دعا تو مومن کا حتی الامکان ہر وقت کا اوڑھنا بچھونا ہے) لیکن جو پہلی دو چیزوں کی طرف آتا ہی نہیں اور جھٹ تیسری یعنی دعا کریں' دعا کریں کہنا شروع کر دیتا ہے وہ اس حدیث کے مفہوم کو نہیں سمجھتا کیونکہ وہ کوئی تکلیف اٹھانے یا عملی پہلو اختیار کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔

پس گھروں اور معاشرہ سے بدی کو کلی طور پر دور کرنے کا یہ وہ زریں گر ہے جس سے ہم دوسرے ایام میں عموماً اور رمضان المبارک میں خصوصاً فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے (آمین) ورنہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے کوئی ترقی کی ہے۔ اور یہ تب ہی ہوگا جب ہم اس کے لئے ساعی ہوں گے۔

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ارشاد فرمایا تھا کہ جب تک قوم کا ہر فرد کام کرتے کرتے اپنے آپ کو فنا نہیں کر دیتا تب تک قومی طور پر نہ لقاء الٰہی حاصل ہو سکتا ہے اور نہ قوم میں کوئی انقلاب پیدا کیا جا سکتا ہے۔

اب میں ذیل میں دس کمزوریوں کا ذکر بطور نمونہ کرتا ہوں تاکہ دوست ایام رمضان المبارک میں اپنے پختہ عزم اور مضبوط نیت سے ان کو ترک کر سکیں

(۱) اپنے قیمتی اوقات کو بیکاری و سستی اور لہو و لعب میں گزارنا اور اگر کوئی کام کرنا پڑے تو اسے بددلی و بددیانتی سے کرنا۔

(۲) کسی کام کے اصولوں کو مدنظر نہ رکھنا بلکہ اسے بے قاعدگی سے اور ہر وقت جذباتی طور پر کرنا نیز ہمیشہ خود غرضی کو پیش نظر رکھنا۔

(۳) معمولی سا عہدہ ملنے یا دوسروں پر ذرا سی فوقیت حاصل ہونے پر افتخار و تکبر میں مبتلا ہو جانا اور اپنے بھائیوں کی خدمت کی بجائے ان سے قطعاً بے پرواہ ہو کر بلکہ ان کے حقوق کا اتلاف کر کے خود انہیں اپنی خدمت پر لگا لینا یا مجبور کرنا۔

(۴) قومی امانتوں یعنی اوقات، اموال و املاک اور افراد کو بجائے دیانتداری اور تقویٰ کے ماتحت خرچ کرنے اور ان سے کام لینے کے انہیں اپنی ذاتی اغراض کے لئے استعمال کرنا۔

(۵) کاروبار میں بددیانتی اور دھوکہ بازی سے کام لینا۔

(۶) بدی کے متعلق توجہ دلانے یا اصلاح کرنے کے متعلق کہنے یا کسی اور معمولی بات پر اپنے بھائیوں سے ناراض ہوجانا، اُن سے کینہ بغض رکھنا، جھگڑا و فساد کرنا اور دَرپے آزار ہوجانا۔

(۷) اپنے خودساختہ اصولوں اور معمولی معمولی عذرات کے ماتحت اپنے فرائض سے روگردانی کرنا اور اپنے بھائیوں کو نیکی و خیر سے محروم کردینا۔

(۸) جھوٹ بولنا اور مداہنت سے کام لینا۔

(۹) جسمانی، ذہنی اور روحانی صفائی کا خیال نہ رکھنا اور عملی تعلیم سے گریز کرنا۔

(۱۰) حُقہ وسگریٹ نوشی کرنا، پان میں زردہ کھانا یا نسوار استعمال کرنا اور دیگر نشیلد کا استعمال کرنا۔ ان چیزوں کے استعمال سے غصہ اور طبیعت کی تیزی ۔ر تہور پیدا ہوجاتا ہے اسلئے یہ چیزیں اسلامی تعلیم یعنی میانہ روی کے خلاف ہیں اور قوموں کی تباہی کا موجب بن رہی ہیں۔ احباب کو ان تمام چیزوں سے اجتناب اختیار کرنا چاہیئے۔

اعلانِ توحید

(جناب نذیر چوہدری صاحب متالیہ)

ہر قلب کو پُرسوز بنایا ہے ہمیں نے
ویرانہ گھروں کو بسایا ہے ہمیں نے

ہر دَور میں ہم لوگ ہی باطل سے لڑے ہیں
صدیوں کی عداوت کو بُھلایا ہے ہمیں نے

توحید کا اعلان کیا نوکِ سناں پر
حق بول سرِ دار سُنایا ہے ہمیں نے

اجزائے پریشاں کو کیا ہم نے منظم
انسان کی عظمت کو بڑھایا ہے ہمیں نے

ہر گُل کو لہو دے کے حسیں ہم نے کیا ہے
اس باغ کو رنگین بنایا ہے ہمیں نے

مایوس اُجالوں کو نیا عزم دیا ہے
خوابیدہ سویروں کو جگایا ہے ہمیں نے

اُلجھی ہوئی راہوں کو سلیقے سے ہمیشہ
ہر موڑ پہ آسان بنایا ہے ہمیں نے

میری زندگی

چند منتشر یادیں!

(۶)

پہلے روزہ پر ایک پیسہ انعام

اوّلین احمدیوں میں خاص اخوت اور پیار موجود تھا۔ ان میں صحابہ رضی اللہ عنہم جیسی مواخاۃ تھی۔ گاؤں میں عام چھوٹے بچے بھی شوق سے روزہ رکھتے تھے۔ اور مسائل کی ناواقفیت کی وجہ سے ماں باپ بھی اسکی حوصلہ افزائی کرتے تھے اور آج بھی یہی حال ہے۔ کبھی کبھی بچوں کا ایک دو روزے رکھ لینا علیحدہ امر ہے مگر بالالتزام بچوں کا روزے رکھنا یا ان سے روزے رکھوانا اسلامی شریعت کے منشاء کے مطابق نہیں۔

مَیں نے چھوٹی عمر سے روزے رکھے ہیں۔ ابتداء میں چند اور بعد ازاں پورے روزے رکھنے کی سعادت ملتی رہی ہے۔ مجھے یاد ہے کہ جب مَیں نے بچپن میں آٹھ سال کی عمر میں پہلا روزہ رکھا تھا تو گرمی کا موسم تھا۔ اس سال مَیں نے غالباً ایک ہی روزہ رکھا تھا۔ جب افطاری کا وقت ہوا تو بہت بھوک اور پیاس لگ رہی تھی۔ افطاری سے عین پہلے بنگہ کے پرانے احمدی میاں شیر محمد صاحب مرحوم ٹانگہ والے ہمارے گھر پہنچے۔ ان کے آنے سے میرے والد صاحب مرحوم کو بہت خوشی ہوئی کہ آج افطاری کے وقت کم از کم ہم دو احمدی مرد تو ہوں گے اور مل کر نمازیں پڑھیں گے۔ اُس زمانہ میں احمدیوں کے ایک دوسرے کو مل جانے سے عید کا سا سماں پیدا ہو جاتا تھا چنانچہ افطاری کے لئے خربوزہ وغیرہ کے بیجوں کی ٹھنڈی سردائی تیار ہوئی۔ جب میرے والد صاحب مرحوم نے مجھے بھی افطاری کے لئے بلایا اور میاں شیر محمد صاحب کو بتایا کہ اس نے بھی اصرار سے آج روزہ رکھا ہے اور یہ اس کا پہلا روزہ ہے تو انہوں نے جھٹ جیب سے ایک پیسہ (۱/۶۴ روپیہ) نکالا اور پیار کرتے ہوئے وہ ایک پیسہ مجھے بطور انعام دیا۔ بچپن کی بات ہے اس پیسہ کو لیکر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ یہ ایک پیسہ میرے لئے زندگی بھر ناقابل فراموش رہا ہے۔

میاں شیر محمد صاحب ٹانگہ والا کا ذکر خیر

اس جگہ مناسب ہے کہ میاں شیر محمد صاحب مرحوم کا کچھ ذکر خیر ہو جائے۔ یہ وہی ٹانگہ والے بزرگ ہیں جن کا ذکر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

کے خطبات میں موجود ہے۔ وہ ایک ان پڑھ احمدی تھے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی تھی اور آپ کی باتیں سنی تھیں۔ ان میں احمدیت کے لئے عشق تھا۔ ان کی زندگی دین العجائز کی زندگی تھی۔ وہ بنگہ اور قوال شہر کے درمیان بالعموم تانگہ چلاتے تھے۔ قادیان سے اخبار الحکم وغیرہ انکے نام جاری تھے وہ اخبار ساتھ رکھ لیتے تھے اور سواریوں میں سے پڑھے ہوئے آدمی کو راستہ میں اخبار دیکر کہتے کہ مہربانی کر کے اسے پڑھ کر مجھے سنا دیں۔ خود تانگہ چلاتے جاتے اور وہ صاحب اخبار پڑھ کر سناتے جاتے۔ وہ خود بھی سنتے اور ساتھ کی سواریوں کو بھی پیغام حق پہنچ جاتا اور کئی لوگ اخبار طلب کر کے اپنے گاؤں میں لیجاتے۔ ان کی اس پر حکمت تبلیغ سے کئی لوگوں کو احمدیت کے قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ یہ حضرت میاں شیر محمد صاحبؓ میرے والد صاحب مرحوم کے خاص دوستوں میں سے تھے۔ انہوں نے کافی عمر پائی تھی۔ مجھے قادیان میں تعلیم کے لئے آنے کے بعد بھی ان سے ملنے کا موقعہ ملتا رہا ہے بڑی محبت اور پیار سے ملتے تھے۔ رضی اللہ عنہ

اعتکاف اور عملی جہاد

روزوں کے سلسلہ میں یہ واقعہ بھی قابل ذکر ہے جو اعتکاف ترک کر کے میرے دینی جہاد (مناظرہ) کے لئے جانے سے متعلق ہے۔ یہ مقالہ متفرق یادداشتوں پر مشتمل ہے اسے کوئی مرتب سوانحعمری کی حیثیت حاصل نہیں اسلئے ترتیب اور تاریخ وسال کا لحاظ کئے بغیر متفرق واقعات جمع کر رہا ہوں۔

قادیان میں مدرسہ احمدیہ کی آخری جماعتوں کے زمانہ سے اعتکاف کی توفیق پاتا رہا ہوں۔ باقاعدہ مبلغ مقرر ہونے پر ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی اجازت سے اعتکاف بیٹھا کرتا تھا۔ ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ عین اعتکاف کے ایام میں ایک جگہ آریوں سے مناظرہ مقرر ہو گیا اور جناب ناظر صاحب نے فرمایا کہ اس مناظرہ کے لئے آپ کا جانا ضروری ہے۔ اعتکاف چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا تھا۔ اس سال ہمارے استاد حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ بھی معتکف تھے۔ ان سے ذکر آیا تو فرمانے لگے کہ فتح مکہ بھی رمضان المبارک میں ہوئی تھی اسلئے آپ ضرور چلے جائیں۔ چنانچہ میں انشراح صدر کے ساتھ دعا کرتا ہوا مناظرہ کے لئے چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاص تائید فرمائی اور حق کا بول بالا ہوا۔

اعتکاف ایک مسنون عبادت ہے فرض نہیں ہے لیکن جن لوگوں کو اعتکاف کی کیفیت حاصل ہو جاتی ہے وہ حتی الامکان اس کے ترک پر آمادہ نہیں ہوتے۔ کیفیت لفظوں میں بیان نہیں ہو سکتی۔ مَنْ ذَاقَ عَرَفَ +

(طابع و ناشر:- ابوالعطاء جالندھری۔ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:- دفتر ماہنامہ الفرقان ربوہ)

تین ضروری اعلان

(۱)

الفرقان کے پُرانے رسالے نصف قیمت پر

ماہنامہ الفرقان ربوہ کے ۱۹۵۲ء سے لیکر ۱۹۶۵ء تک کے ایک سَو دس ۱۱۰ متفرق مہینوں کے عام رسالے دفتر میں برائے فروخت موجود ہیں۔ یہ سب رسالے نہایت مدلّل اور ٹھوس مضامین پر مشتمل ہیں۔ ان سب رسالوں کی مجموعی قیمت چھیاسٹھ ۶۶ روپے سے کچھ زیادہ بنتی ہے۔ جو دوست سب رسالے خرید کریں گے انہیں کُل رسالہ جات **نصف قیمت** یعنی تینتیس ۳۳ روپے میں دیئے جائیں گے۔ (علاوہ محصول ڈاک)

یہ رعایت اِس سال کے اخیر یعنی صرف ۳۱ دسمبر ۱۹۶۵ء تک ہے۔ رسالے کم ہو رہے ہیں شائقین جلد خرید لیں۔ بعد میں یہ رسالے نایاب ہو جائیں گے اور پھر کسی قیمت پر نہ مل سکیں گے۔

(۲)

مجلّد مکمّل فائل

علاوہ ازیں ۱۹۶۴ء، ۱۹۶۵ء اور ۱۹۶۶ء کے مکمّل فائل مجلّد صورت میں دفتر میں برائے فروخت موجود ہیں۔ ہر مجلّد فائل کی قیمت آٹھ روپے ہے۔ علاوہ محصول ڈاک

(۳)

خاص نمبروں کے متعلق اعلان

ماہنامہ الفرقان کے خاص نمبر تاریخی حیثیت رکھتے ہیں۔ مندرجہ ذیل خاص نمبر قابلِ فروخت ہیں:۔

(۱) خاتم النبیینؐ نمبر ۱/- (۲) سیرت خیر البشرؐ نمبر ۱/- (۳) حضرت حافظ روشن علیؓ نمبر ۱/- (۴) حضرت میر محمد اسحاقؓ نمبر ۱/- (۵) حضرت قمر الانبیاءؓ نمبر ۲/- (۶) حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ نمبر ۱/- (۷) خلافت نمبر ۱۲/۸ (۸) جہاد نمبر ۱/- (۹) درویشان قادیان نمبر ۲/۵۰ علاوہ محصول ڈاک۔

مینجر الفرقان۔ ربوہ

نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت کے متعلق کسی قسم کا کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ وصیت کنندگان و سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر 19247 میں دین محمد ولد میاں عمر دین صاحب قوم کھوکھر پیشہ تجارت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن گنج مغلپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11/4 15 احسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے اسکے علاوہ میری کوئی اور جائیداد نہیں ہے۔ نقد رقم جس سے کاروبار کرتا ہوں ۳۰۰/- روپیہ۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۳۰/- روپیہ ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد دین محمد ۵/۴ مسجد احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور۔ گواہ شد غلام محمد پرویز گنج مغلپورہ لاہور۔ گواہ شد غلام رسول صدر حلقہ گنج مغلپورہ لاہور۔

مسل نمبر 19248 میں ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب ولد چوہدری بشارت علی صاحب پیشہ ڈاکٹر عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن پھلو پور ضلع سیالکوٹ حال ڈیلمینہ ہنرگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26/4 ۱۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۱۰/- شلنگ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جاوے۔ العبد امتیاز احمد چوہدری۔ گواہ شد لئیق احمد طاہر ولد شیخ فضل احمد صاحب ۶۳ میلروز روڈ لنڈن۔ گواہ شد بی۔ اے رفیق ولد دانشمند خان صاحب ۶۳ میلروز روڈ لنڈن۔

مسل نمبر 19249 میں بشیر احمد آرچرڈ ولد جیمز ونڈل آرچرڈ پیشہ مبلغ عمر ۳۷ سال بیعت ۱۹۴۴ء ساکن میلروز روڈ لنڈن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 42/10 ۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ دو کنال زمین سکنی واقع ربوہ۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۴۸/- شلنگ ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشیر احمد آرچرڈ میلروز روڈ لنڈن۔ گواہ شد لئیق احمد طاہر ولد شیخ فضل احمد صاحب نائب امام مسجد احمدیہ لنڈن۔ گواہ شد بی۔ اے رفیق ولد دانشمند خان صاحب امام مسجد احمدیہ لنڈن۔

مسل نمبر 19250 میں ملک خلیل احمد ولد ملک محمد موسیٰ صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن چاہ جت والا ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27/28 ۳/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۴۵/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاوے۔ العبد ملک خلیل احمد ولد ملک محمد موسیٰ صاحب لودھراں۔ گواہ شد عاشق محمد خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لودھراں۔ گواہ شد ملک محمد موسیٰ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لودھراں۔

مسل نمبر 19252 میں اقبال احمد ولد حکیم سردار محمد صاحب قوم جاٹ پیشہ طالبعلم عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈگری ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26/4 ۱/۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میری ۱۰/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد اقبال احمد معرفت رشید یہ دواخانہ

مسل نمبر ۱۹۲۵۴ میں عبدالرحمٰن ولد ظہورالدین صاحب قوم کلاسرا پیشہ معلم وقف جدید عمر ۲۸ سالہ پیدائشی احمدی ساکن بستی حاجی گمانو ضلع ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۷/۶۸ ۳/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔ زرعی زمین تین بیگھہ عمرآباد مالیتی ۳۰۰/- میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ اسوقت مجھے مبلغ ۶۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد عبدالرحمٰن ولد ظہورالدین صاحب کلاسرا معلم وقف جدید ربوہ ۔ گواہ شد غلام اللہ ولد ظہوری معلم وقف جدید ۴۷/۶۸ ۳/۲۵ ۔ گواہ شد عبدالقادر ولد الٰہی بخش صاحب ۴۷/۶۸ ۲/۲۵ ۔

مسل نمبر ۱۹۲۵۵ میں چوہدری نورالدین ولد حاجی غلام احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن وحدت کالونی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۷/۶۸ ۱/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) زرعی اراضی دباغ واقع چک ۱۰۹ گ ب و چک ۱۱۱ گ ب و چک ۱۱۲ گ ب ضلع لائل پور ۲۶ کنال ۸ مرلے قیمت اندازاً بیس ہزار روپیہ (۲) ایک پلاٹ واقع ماڈل ٹاؤن لاہور ۲ کنال قیمت اندازاً آٹھ ہزار میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ اسوقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد چوہدری نورالدین پسر حضرت حاجی غلام احمد صاحب کوٹھی ۸ وحدت روڈ لاہور ۔ گواہ شد ڈاکٹر غلام اللہ کوٹھی ۲ [illegible] ۔ گواہ شد افضل علی

مسل نمبر ۱۹۲۵۶ میں محمد لطیف ولد چوہدری محمد خان صاحب قوم جٹ مغل پیشہ طالبعلمی عمر ۲۲ سال بیعت ۱۹۴۳ء ساکن کالس ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۷/۶۸ ۳/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں ۔ مجھے اسوقت ۱۰/- روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے ۔ العبد محمد لطیف ولد چوہدری محمد خان صاحب فضل عمر ہوسٹل ربوہ ۔ گواہ شد فضل احمد ناظر دیوان ربوہ ۴۷/۶۸ ۴/۴ ۔ گواہ شد عبدالسلام اختر نائب ناظر تعلیم ربوہ ۴۷/۶۸ ۴/۴ ۔

مسل نمبر ۱۹۲۵۸ میں آصف جمیل ولد ڈاکٹر سید محمد جی صاحب قوم سید پیشہ طالبعلمی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۷/۶۸ ۴/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں ۔ میری آمد اسوقت ۱۰/- روپیہ ماہوار بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے ۔ العبد سید آصف جمیل ولد ڈاکٹر سید محمد جی صاحب احمدی فضل عمر ہوسٹل ربوہ ۔ گواہ شد فضل احمد ناظر دیوان ربوہ ۔ گواہ شد عبدالسلام اختر نائب ناظر تعلیم ربوہ ۴۷/۶۸ ۴/۴ ۔

مسل نمبر ۱۹۲۵۹ میں کیپٹن نثار احمد ولد کرنل عطاء اللہ صاحب قوم کشمیری راٹھور پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۷/۶۸ ۲/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۸۵۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے ۔ العبد نثار احمد ولد کرنل ایم عطاء اللہ صاحب لاہور ۔ گواہ شد عبدالحلیم ولد عبدالستار صاحب رتن روڈ لاہور ۔ گواہ شد کرنل عطاء اللہ وائس چیئرمین فضل عمر فاؤنڈیشن ۔

مسل نمبر ۱۹۲۶۱ میں داؤد احمد ولد نور محمد صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ تجارت عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن شبقدر فورٹ ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۷/۶۸ ۱/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔ مکان ایک رقبہ ایک کنال ۵۲۰۰/- روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت

اپنی آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رشید احمد بقلم خود گواہ شد
احمد دین ولد محمد دین صاحب۔ گواہ شد منیر احمد بھٹی بقلم خود ساکن پشاور ۲۶/۱ $\frac{۶۷}{۶۸}$۔

مسل نمبر ۱۹۲۶۲ میں خوشی محمد ولد نبی بخش قوم ارائیں پیشہ تجارت و زراعت عمرہ ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چک $\frac{280}{T.D.A}$ ضلع مظفرگڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج
بتاریخ $\frac{۶۶}{۶۷}$ ۸/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ۱۔ زرعی اراضی ۱۰۲ کنال واقع چک $\frac{280}{T.D.A}$ مالیتی اندازاً ۱۰۰۰۰/- روپے۔ ۲۔ ایک بھینس
۵۰۰/- روپیہ۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو
دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۴۸/-
ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد خوشی محمد بقلم خود
طارق کبڈ پولیہ ضلع مظفرگڑھ۔ گواہ شد عبدالرب بی۔ اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ لیہ۔ گواہ شد نور احمد سیکرٹری تحریک جدید۔

مسل نمبر ۱۹۲۶۳ میں مرزا عمرالدین ولد حسنداصاحب قوم مغل عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن نارووال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ
$\frac{۶۷}{۶۸}$ ۳/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان واقع نارووال مالیتی ۱۰۰۰/- میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات
پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۲۵/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تا زیست
اپنی آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نشان انگوٹھا مرزا عمرالدین معرفت
مرزا رشید احمد صاحب سائیکل ورکس نارووال۔ گواہ شد مرزا رشید احمد سائیکل ورکس مردان۔ گواہ شد مرزا محمود احمد متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ $\frac{۶۷}{۶۸}$ ۱۳/۳۔

مسل نمبر ۱۹۲۶۵ میں نور احمد ولد غلام رسول صاحب قوم ارائیں پیشہ تجارت و زمینداری عمرہ ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن میرپور خاص ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس
بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۶۵}{۶۶}$ ۱۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زرعی اراضی کل رقبہ ۱۲ ایکڑ ۴ کنال مالیتی ۹۵۸۲۷/- روپے میں اپنی
مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ
حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۲۵۰۰/- روپیہ سالانہ آمد ہے میں تا زیست اپنی
آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نور احمد ولد چوہدری غلام رسول صاحب
نور برادرس ڈھولن آباد میرپور خاص $\frac{۱۱}{۶۶}$ ۲۰۔ گواہ شد مرزا نذیر احمد میرپور خاص $\frac{۱۱}{۶۶}$ ۲۰۔ گواہ شد محمد اکبر افضل مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر $\frac{۱۱}{۶۶}$ ۲۰۔

مسل نمبر ۱۹۲۶۷ میں چوہدری کرامت اللہ کا ٹھگڑاھی ولد چوہدری ہدایت اللہ خان صاحب قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک $\frac{۳۷}{T.D.A}$
ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۶۲}{۶۲}$ ۹/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زرعی اراضی پندرہ ایکڑ مالیتی ۱۹/۱۱
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا
رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے
نافذ فرمائی جائے۔ العبد چوہدری کرامت اللہ خان کا ٹھگڑاھی۔ گواہ شد عبدالعزیز خان بقلم خود چک $\frac{۳۷}{T.D.A}$ ضلع سرگودھا۔ گواہ شد عطاء اللہ چک $\frac{۳۷}{T.D.A}$ ضلع سرگودھا۔

مسل نمبر ۱۹۲۶۸ میں بشیر احمد خان ولد چوہدری رحمت خان صاحب قوم جٹ پنشن یافتہ عمر ۴۱ سال پیدائشی احمدی ساکن دھیر کے کلاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس
بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۶۷}{۶۸}$ ۲/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ۱۔ مکان واقع عزیز آباد کراچی مالیتی ۱۰۰۰۰/- روپے۔ ۲۔ پلاٹ واقع
دارالصدر شرقی ربوہ ۲۰۰۰/- مالیتی میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع
مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت
مجھے مبلغ ۱۵۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور

مسل نمبر ۱۹۲۷۵ میں منیرالدین شمس ولد مولانا جلال الدین صاحب شمس قوم کشمیری پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال ۰۰۰ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۴/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں مجھے اسوقت ۱۰/- روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد منیرالدین شمس ابن مولانا جلال الدین صاحب شمس ۲ دارالصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد مختار احمد ہاشمی صدر دارالصدر شرقی ربوہ۔ گواہ محمد شجاعت علی موصی نمبر ۲۹۰ سیکرٹری مال حلقہ دارالصدر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۲۷۶ میں محمد خالد منیر گوندل ولد حاجی محمد ابراہیم صاحب قوم جٹ گوندل پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال تین ماہ بیعت ۴۳/۶۵ ساکن ۲۷/۸ ڈیرہ خورد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۴/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں اسوقت مجھے ۱۰/- روپیہ جیب خرچ ملتا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد محمد خالد منیر گوندل ولد حاجی محمد ابراہیم صاحب ۵/E/۱۵ ماڈل ٹاؤن احمدیہ ہوسٹل لاہور۔ گواہ شد رحمت خان سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور۔ گواہ شد محمد فضل طاہر ولد ابوالانوار احمد حسین احمدیہ ہوسٹل لاہور۔

مسل نمبر ۱۹۲۷۷ میں شاہ دین ولد محمد دین صاحب قوم راجپوت پیشہ مزدوری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۵۳ء ساکن دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۴/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک اس گھوڑا قیمتی ۱۹۰/- روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۴۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نشان انگوٹھا شاہ دین دارالنصر شرقی ربوہ ۶۵/۴/۱۲۔ گواہ شد شبیر احمد ولد شاہ دین صاحب دارالنصر شرقی ربوہ۔ گواہ شد حبیب اللہ شاد ابن شاہ دین صاحب دارالنصر شرقی ربوہ ۶۵/۴/۱۲۔

مسل نمبر ۱۹۲۷۹ میں امیرالدین خان ناصر ولد خان ظہورالدین خان صاحب قوم ککے زئی پیشہ طالبعلم عمر ۱۷ سال ۴ ماہ پیدائشی احمدی ساکن لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۱/۲۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں مجھے اسوقت ۱۰/- روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد امیرالدین ناصر ولد ظہورالدین صاحب مکان نمبر ۴۰۰ ناظم آباد کالونی لائلپور۔ گواہ شد محمد الرحمان زعیم سیکرٹری مال حلقہ ناظم آباد لائلپور۔ گواہ شد نصیر احمد 344/A ناظم آباد لائلپور۔

مسل نمبر ۱۹۲۸۲ میں محمد یعقوب ولد لال دین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال بیعت ستمبر ۱۹۵۶ء پتوکی حال ۱۳۲۳ ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۴/۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۰۵/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد محمد یعقوب ولد لال دین صاحب کلرک ریلوے شیڈ شیخوپورہ۔ گواہ شد عبدالرزاق سیکرٹری مال شیخوپورہ۔ گواہ شد حکیم مرغوب اللہ صاحب بقلم خود صدر مجلس موصیان جماعت احمدیہ شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۱۹۲۸۳ میں ملک بشیر احمد ولد ملک عبدالسبحان صاحب قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۴/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۲۸۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد بشیر احمد ڈویژنل اکاؤنٹنٹ ایرگوگرہ

مسل نمبر ۱۹۲۸۸ میں شاہد احمد پاشا ولد چوہدری لطیف احمد صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ طالبعلم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں مجھے دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد شاہد احمد پاشا A-109 سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔ گواہ شد محمد دین صدر۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد ظہور احمد آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۲۸۹ میں شیخ محمد حسن ولد شیخ محمد حسین صاحب مرحوم قوم سہگل زئی پنشنر عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۱۸ء ساکن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۲/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۱۔ سیونگ سرٹیفکیٹ -/Rs.10750 ۲۔ مکان رہائشی 8/B واقع منوہر سٹریٹ لاہور مالیتی -/Rs.12000 ۳۔ ایک کنال سفید زمین واقع دار الرحمت ربوہ -/Rs.2000 میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے ۲۹۲-۹۹ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد حسن 8/B منوہر سٹریٹ نکلسن روڈ لاہور۔ گواہ شد شیخ نذیر احمد ولد شیخ عبد الواحد قصاب فلیمنگ روڈ لاہور۔ گواہ شد حمید اسلم قریشی ولد مولوی ظہور الدین جٹ لاہور ۱۳/۲/۶۸۔

مسل نمبر ۱۹۲۹۱ میں محمد اسلم ایاز ولد چوہدری مولا بخش قوم ارائیں پیشہ دکانداری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن باندھی ضلع نوابشاہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۳/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۲۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد محمد اسلم ایاز صدر جماعت احمدیہ باندھی ضلع نوابشاہ۔ گواہ شد حکیم نذیر احمد ریحان مربی سلسلہ احمدیہ۔ گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر بیت المال ۱۵/۲/۶۸۔

مسل نمبر ۱۹۲۹۲ میں محمد شفیع ولد غلام نبی صاحب قوم مغل پیشہ کتابت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۳/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۱۲۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد محمد شفیع ولد غلام نبی پرانی انارکلی لاہور۔ گواہ شد میاں اکبر علی صدر حلقہ نابھہ روڈ لاہور۔ گواہ شد عبد القیوم سیکرٹری مال حلقہ پرانی انارکلی لاہور۔

مسل نمبر ۱۹۲۹۴ میں محمد اقبال ولد دین محمد قوم ارائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن پھیرو چیچی ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ سالانہ آمد پر ہے جو اسوقت -/۸۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد محمد اقبال ولد دین محمد پھیرو چیچی۔ گواہ شد عبد العزیز پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پھیرو چیچی۔ گواہ شد محمد رمضان ولد اللہ بخش سیکرٹری مال پھیرو چیچی ضلع تھرپارکر ۲/۳/۶۸

مسل نمبر ۱۹۲۹۸ میں چوہدری منور لطف اللہ ولد چوہدری عصمت اللہ خان صاحب قوم جٹ پیشہ وکالت عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۳/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک کنال سفید زمین سکنی واقع دار العلوم ربوہ مالیتی -/Rs.1000 میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے -/۲۰۱ روپیہ ماہوار آمد ہے میں

بقلم خود ۲۴-۲-۶۸/۲۸ گواہ شد عبدالحمید کوٹھی 225/N سمن آباد لاہور۔ گواہ شد ملک منظور احمد خان، خان منزل مکان ۵ گلی ۵۵ سمن آباد لاہور۔

مسل ۱۹۲۹۹ میں شاہد احمد ولد مولوی عطاء الرحمٰن صاحب چغتائی قوم چغتائی پیشہ طالبعلم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۶۸ ۱۴/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں مجھے اسوقت -/۱۵ روپے جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد شاہد احمد چغتائی سٹوڈنٹ سیکنڈ ایر فلیٹ ۸ سی بلاک مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد عطاء الرحمٰن چغتائی والد موصی۔ گواہ شد قریشی قمر احمد بریلوی سیکرٹری مال حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور۔

مسل ۱۹۳۰۱ میں ضمیر احمد ولد میاں محمد اسماعیل صاحب قوم راجپوت پیشہ دکانداری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۶۸ ۵/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ دکان P/154 کارخانہ بازار لائلپور مالیتی -/۲۰,۰۰۰ Rs مکان واقع لکڑ منڈی لائلپور مالیتی -/۲۳,۰۰۰ Rs دکان واقع لکڑ منڈی لائلپور -/۲,۰۰۰ Rs میزان -/۴۵,۰۰۰ Rs قرضہ -/۱۰,۰۰۰ Rs باقی -/۳۵,۰۰۰ Rs میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو میرا ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ضمیر احمد پنجاب آئرن سٹور کارخانہ بازار لائلپور۔ گواہ شد مولوی جلال الدین موصی ۸۲۵۱ لائلپور۔ گواہ شد فضل الدین بنگوی سیکرٹری وصایا موصی ۱۲۵۲ حلقہ غلام محمد آباد لائلپور۔

مسل ۱۹۳۰۵ (۳۱-۳-۶۸) میں پیر بشیر احمد ولد پیر عبدالرشید قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت ۳ جنوری ۱۹۴۲ء ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۷۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد پیر بشیر احمد بقلم خود ملازم احمدیہ جماعت دارالذکر لاہور۔ گواہ شد خواجہ محمد اکرم مرکزی سیکرٹری وصایا لاہور۔ گواہ شد فتح محمد نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور۔

مسل ۱۹۳۰۷ میں ناصرہ شفیع بنت محمد شفیع صاحب قوم گوندل پیشہ طالبعلمی عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۶۸ ۵/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۱۔ ایک عدد گھڑی مالیتی -/۵۰ Rs ۲۔ ایک عدد انگوٹھی -/۳۰ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے -/۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ ناصرہ شفیع بنت محمد شفیع صاحب سامی الدین ۳/۲۹۸ کنٹریکٹ سیالکوٹ۔ گواہ شد شاہد محمود راشد ولد عبدالمنان قصار اشری۔ گواہ شد ارشد محمود گوندل ولد محمد شفیع صاحب سیالکوٹ۔

مسل ۱۹۳۰۸ (۱۱-۵-۶۸) میں نذیر احمد کھوکھر ولد فضل داد کھوکھر قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۱۲۹ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد نذیر احمد کھوکھر بقلم خود چوہدری محمد اشرف صاحب ۱۸ دی مال لاہور۔ گواہ شد محمد اشرف ڈاور بلڈنگ ۱۸ دی مال لاہور۔ گواہ شد شہاب الدین وصیت ۸۳۸۸ لاہور۔

مسل ۱۹۳۱۳ میں عطاء اللہ نمبردار ولد غلام رسول صاحب قوم وڑائچ پیشہ زمینداری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس

۶۰۰۰/- ۴۵۸ ۳۔ مکان رہائشی ۳۰۰۰/- مالیت۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عطاء اللہ بقلم خود۔ گواہ شد ظفر اللہ خان ولد چوہدری حاکم علی صاحب چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا۔ گواہ شد چوہدری غلام رسول چک ۹ پنیار

مسل نمبر ۱۹۳۱۴ میں محمد سلیم احمد صابر ولد نور محمد صاحب صحابی قوم بھٹی راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۸/۵/۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۱۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد محمد سلیم احمد صابر ولد نور محمد صاحب صحابی ربوہ۔ گواہ شد محمد رفیق (ملک) صدر محلہ دار الصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد عطاء اللہ ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ ۶۸/۵/۳۰۔

مسل نمبر ۱۹۳۱۵ میں ظفر اللہ خان ولد چوہدری حاکم علی صاحب قوم وڑائچ پیشہ زمینداری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۸/۷/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۱۔ زرعی اراضی ۶ گھماؤں ۴ کنال ۱۰ مرلے کا ۱/۲ ۳ گھماؤں کا مالک ہوں ۲۲۰۰۰ ہزار روپے ۲۔ ۵ بیگھے ۲ کنال میں سے ۱/۵ حصہ مالیتی ۲۰۰۰/- روپے ۳۔ مکان سکونتی چک ۹ میں سے ۱/۵ مالیتی ۴۰۰۰/- روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ظفر اللہ خان بقلم خود۔ گواہ شد عطاء اللہ نمبردار چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا۔ گواہ شد ضیاء الدین ولد غلام رسول صاحب چک ۹۔

مسل نمبر ۱۹۳۱۹ میں عبد القادر ولد الٰہی بخش صاحب قوم رند پیشہ وقف جدید عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن بیٹ چمن والا ضلع ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۸/۶/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ نقد رقم ۲۴۰/- روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۶۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبد القادر ولد الٰہی بخش متعلم وقف جدید۔ گواہ شد گلزار احمد متعلم وقف جدید ربوہ۔ گواہ شد فضل احمد متعلم کلاس وقف جدید۔

مسل نمبر ۱۹۳۲۲ میں مورانی نثار احمد ولد راہول صاحب قوم راٹھور پیشہ معلم وقف جدید عمر ۲۸ سال بیعت اگست ۱۹۶۱ء ساکن سیڈیہ (حال ربوہ) ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۸/۳/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۴۴ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد مورانی نثار احمد راٹھور بقلم خود۔ گواہ شد غلام احمد بدوملہوی معلم متعلمین وقف جدید۔ گواہ شد بقلم خود فتح دین متعلم

مسل نمبر ۱۹۳۳۲ میں جلال الدین ولد چوہدری نور محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۲۷ سال بیعت ۱۹۱۱ء ساکن شام فتو والی چک ۲۷۸ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۸/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زمین نہری ڈیڑھ ایکڑ قیمت ساڑھے چار ہزار روپیہ تین ہزار روپیہ فی ایکڑ۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد جلال الدین بقلم خود شام فتو والی چک ۲۷۸ ج ب ضلع لائلپور۔ گواہ شد امیر احمد بقلم خود۔ گواہ شد غلام حضور کھوکھر والی چک ۲۱۲ ج ب براستہ گوجرہ ضلع لائلپور۔

مسل نمبر ۱۹۳۴۱ محمد صدیق ولد چوہدری مولا بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۷/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۱۔ زرعی اراضی ۱۲ کلّے مالیتی =/۱۲۰۰۰ ۲۔ سفید زمین دارالیمن ربوہ ۱۰ مرلے =/۱۰۰۰ ۳۔ نقدی =/۵۰۰۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ =/۱۰۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاتے۔ العبد محمد صدیق ولد مولا بخش صاحب اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر ربوہ۔ گواہ شد جلال الدین ولد عبدالستار صاحب کشمیری مرحوم۔ گواہ شد عبدالسلام اختر نائب ناظر تعلیم

مسل نمبر ۱۹۳۴۲ میں داؤد احمد ولد سردار علی صاحب قوم جموں جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت اکتوبر ۱۹۶۱ء ساکن قمر آباد ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت =/۶۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد داؤد احمد احمدی۔ گواہ شد کریم بخش صدر مجلس موصیان قمر آباد۔ گواہ شد عبدالہادی نائب سیکرٹری مال قمر آباد وصیت نمبر ۱۱۹۰۹

مسل نمبر ۱۹۳۴۳ میں چوہدری منور احمد ولد چوہدری سردار محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ فوجی ملازم عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۲/۱۰ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت =/۱۱۲ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد چوہدری منور احمد معرفت امیر جماعت احمدیہ نوشہرہ کینٹ ۱/۱۲/۶۸۔ گواہ شد ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی۔ گواہ شد محمد رشید ارشد سیکرٹری مال نوشہرہ چھاؤنی۔

مسل نمبر ۱۹۳۴۴ میں نصرت رحمت اللہ ملک زوجہ منور احمد ملک صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ اپریل ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۱۔ حق مہر بذمہ خاوند =/۱۰۰۰ روپے ۲۔ زیور طلائی ۲۸ تولے مالیتی =/۵۰۹۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصرت ملک بقلم خود۔ گواہ شد عبدالشکور نائب سیکرٹری وصایا کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی۔

مسل نمبر ۱۹۳۴۶ میں محمد عیسیٰ ولد حسن محمد صاحب قوم ورک پیشہ تجارت عمر ۶۰ سال اندازاً پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ احسان ۱۳۴۷ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) عمارت کارخانہ واقعہ کشمیر روڈ سیالکوٹ مالیتی =/۱۰۰۰۰۰ ایک لاکھ روپے (۲) مشینری قیمتی =/۲۰۰۰۰ ۔ ۳۔ (۳) ایک قطعہ زمین اکنال ۱۹ مرلے =/۱۰۰۰۰ ۔ ۴۔ (۴) حصص میسرز تاج کمپنی =/۵۰۰ ۔ (۵) حصص پنجاب ہارڈ ویئر مشین ٹولز لمیٹڈ =/۱۲۰۰ ۔ (۶) دکان واقعہ سیالکوٹ قیمتی =/۱۰۰۰۰ ۔ (۷) نقد موجود =/۲۰۰۰ = کل رقم =/۲۰۸۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ =/۲۰۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد عیسیٰ ولد حسن محمد صاحب سیالکوٹ۔ گواہ شد محمد حیات ولد میراں بخش شہر سیالکوٹ۔ گواہ شد سید احمد علی مربی انچارج سیالکوٹ۔

حضرت مولوی قدرت‌اللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ

Monthly AL-FURQAN Rabwah

Regd. N. L—5708 December 1968

حضرت مولوی قدرت‌اللہ صاحب سنوری رضؓ

وہ نیک اور پارسا انسان جنہوں نے حضرت مسیح پاک علیہ‌السلام کی صحبت کا شرف حاصل کیا آپکی باتیں سنیں اور آپکے رنگ میں رنگین ہوئے - جو کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے مسیح وقت کا چہرہ دیکھا اور اپنے کانوں سے اس ایمان افروز آواز کو سنا - ایسے مقدس لوگ اب روز بروز کم ہورہے ہیں - نئی احمدی نسل کو ان بزرگوں سے روحانی فائدہ اٹھانا چاہیئے

حضرت مولوی قدرت‌اللہ صاحب سنوری رضؓ 1880 میں سنور ریاست پٹیالہ میں پیدا ہوئے سولہ سال کی عمر میں آپ نے تحریری طور پر حضرت مسیح‌موعود علیہ‌لسلام کی بیعت کی اور 1898 میں آپکو دستی بیعت کا شرف حاصل ہوا -

اللہ‌تعالی نے آپ کو توفیق بخشی کہ حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری رضؓ کے ذریعے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اولیں مخلص خدام میں سے تھے اور آپ کے چچا تھے قرب کا شرف پاکر خدمات بجا لاسکیں - حضرت مسیح موعود علیہ‌السلام کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالی نے حضرت مولوی صاحب مرحوم کو ہر قسم کی سعادت عطا فرمائی اور آپ قابل رشک طور پر مالی خدمات بجا لائے - چند سالوں سے تو آپ ہمہ وقت دعاؤں اور خدمات سلسلہ میں مصرو ف رہے - آپ کو مالی تحریک کا خوب ملکہ حاصل تھا - فضل عمر فاؤنڈیشن کے فنڈز جمع کرنے میں آپ نے پاکستان اور انگلستان میں خوب کام کیا ہے - دور دراز کے احمدی احباب ایک پرانے صحابی کو اپنے درمیان دیکھ کر خاص مسرت حاصل کرتے تھے - آپ نے مشرقی پاکستان میں بھی چند ماہ گذارے ہیں

حضرت مولوی صاحب خاص دعاگو اور مستجاب‌الدعوات بزرگ تھے - اللہ تعالی نے آپ کے بچوں اور رشتہ‌داروں‌میں بھی سلسلہ سے خاص ربط و شغف پیدا فرمایا ہے آپ کے چار لڑکے اور پانچ لڑکیاں ہیں اور پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں ایکسو سے زائد ہیں -

۱۹ نومبر ۶۸ بروز منگل حضرت مولوی صاحب کراچی میں فوت ہوئے آپکے صاحبزادگان میں سے پاکستان میں موجود چودھری مسعود احمد خورشید اور چودھری محمود احمد صاحب آف کوئٹہ جنازہ لائے حضرت خلیفۃ‌المسیح ایدہ‌اللہ‌تعالی‌بنصرہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص صحابہ مین دفن کیا گیا اناللہ‌وانا‌الیہ‌راجعون - حضرت مولوی صاحب ماہنامہ الفرقان کے مستقل معاونین میں سے تھے - دعا ہے کہ اللہ‌تعالی جنت‌الفردوس میں ان کے درجات‌بلند فرمائے اور ان کے جملہ پسماندگان کا حافظ وناصر ہو- آمین

ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپا